

عَالَمِیَّ مَجَلَسِ اَحْمَدِیَّہ خَاتَمِ نُبُوَّۃِ کَرِیْمَہ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ

خاتمِ نبوۃ

۲۳ تا ۲۸ صفر ۱۴۲۹ھ بمطابق ۷ تا ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء

۷-۷

قادیانیت پر غور کرنے کا

سید طاہر راسخ

قادیانیوں کے کافر

ہونے کی بنیادی وجوہ

غلبہ دین کے اسباب

اور اصل نئے دین کے اضطراب

ہدیہ عقیدت

بحضور خاتم الانبیاء ﷺ

حافظ عبدالرحمن انجم ساہیوال

نفرتوں کی تیرگی کو روشنی دی آپ نے
اور محبت کے گلوں کو تازگی دی آپ نے

☆

لڑ رہے تھے جو قبائل چھوٹی چھوٹی بات پر
ان قدیمی دشمنوں کو دوستی دی آپ نے

☆

حضرت سلمانؓ یا سعدؓ ہوں یا ہوں بلالؓ
بیکسوں بے آسروں کو زندگی دی آپ نے

☆

رہزنوں کو رہنمائی کا ہنر سکھلادیا !
پر خطاؤں عاصیوں کو زلہدی دی آپ نے

☆

ظالموں کے روبرو جرات عطا کی بات کی !
اور مظلوموں کو پیہم مشفق دی آپ نے

☆

زنگ آلودہ دلوں کو آپ نے صیقل کیا
ختم کر کے ہر کدورت دلبری دی آپ نے

☆

جل رہا تھا رنج و غم کی دھوپ میں انجم جہاں
رحمتوں کی چھاؤں کر کے ہر خوشی دی آپ نے

☆



عَالَمِي خَاتَمِ نَبِيِّنَ مَحْمُودِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHAATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ختم نبوت

جلد نمبر ۱۳

شمارہ نمبر ۶ - ۷

مدیر مسئول

عبدالرحمن بلوا

مدیر اعلیٰ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدد

مجلس ادارت

مولانا عزیز الرحمن جالندھری ○ مولانا لطف دسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جالپوری

میر

حسین احمد نجیب

سرکولیشن مینیجر

محمد انور

قانونی مشیر

شمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹلڈ و سٹریٹنگ

ارشاد دوست محمد

اسے

شمارے

میں

- ۳ قادیانی جاسوسوں کی گرفتاری
۷ قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ
۱۱ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ
۱۳ قادیانیوں کے کافر ہونے کی بنیادی وجوہ
۱۶ غلبہ دین کے اسباب اور اندائے دین کا اضطراب
۲۱ اخبار ختم نبوت

PROPHETHOOD OF FINALITY OF BELIEF ISLAMIC

قیمت
۳
روپے

امریکہ - کینیڈا - آسٹریلیا - ۱۰ ڈالر
○ یورپ اور افریقہ - ۵ ڈالر
○ احمدیہ عرب امارات و انڈیا - ۵۰ ڈالر
چیک روڈ انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت - لائسنس بینک بنوری ٹاؤن برائے انٹرنیٹ
نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

اندونیشیا - ۱۵۰ روپے
ملک ششماہی ۷۵
چندہ سرمایہ ۴۵ روپے

مرکزی دفتر

ضروری بلغ روڈ، مسکن فون نمبر ۷۸، ۷۹

رابطہ دفتر

جنت مسجد باب الرمت (نرسٹ) پرانی ٹمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.



قادیانی جاسوسوں کی گرفتاری

روزنامہ ”خبریں“ لاہور مورخہ ہر جولائی ۱۹۹۵ء کی خبر کے مطابق خفیہ ایجنسی نے کمپیوٹر کے ادارے کے مالک اور اسکے ملازمین کو پاکستان کے اہم رازیداروں کو پہچاننے کے جرم میں گرفتار کر لیا۔ ادارے کا مالک آسٹریلوی نژاد ہے اور یہ سب لوگ قادیانی ہیں۔ پوری خبر اس طرح ہے:

اسلام آباد (تذکرہ) ایف آئی اے نے مبینہ طور پر پاکستان کے ایٹمی اور دیگر خفیہ راز ہمارے اور اسرائیل کو پہچاننے والے کمپیوٹر ایکسپٹ ڈاکٹر مبشر احمد کو گرفتار کر کے اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ڈیپ ایف آئی آر سر بمبر کروی ٹی بی 'فرنیس پر سٹ کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد کے باغ امریا میں میڈیا ٹنگ کے نام سے واقع ایک کمپیوٹر فرم کا مالک ڈاکٹر مبشر احمد نے آسٹریلیا کی شہریت حاصل ہے کو اپنے ہیئتے قاسم محمود کے ساتھ ایئر پورٹ جاتے ہوئے چھپتے میٹھے کی مار تارخ کو ایف آئی اے نے گرفتار کیا تھا۔ ڈاکٹر مبشر قادیانی ہے اور اس کے دوستوں نے بتایا کہ اسے گرفتاری سے دس روز قبل ہی خفیہ والوں نے غائب کر دیا تھا۔ ڈیپ ایف آئی اے کے تین قادیانی ملازموں کو بھی تین ماہ قبل گرفتار کیا گیا تھا۔ انبار نے یہ بھی کھما ہے کہ میڈیا ٹنگ کے توسط سے ڈاکٹر مبشر ملک کے حساس اداروں اور ایٹمی انرجی پاورٹ میں کمپیوٹر کی تنصیب اور دیگر امور کے آؤ میں خفیہ طور پر معلومات حاصل کر کے دشمن ممالک کو فراہم کرتا تھا جس کے انکشاف پر اسے فوری طور پر گرفتار کر لیا گیا۔ اس سلسلے میں اس کی آسٹریلوی شہریت رکھنے والی بیوی ساندرا احمد بھی اس کی خاطر نوادہ مدد و معاونت کرتی تھی اور یہ سب رابطے وہ اپنی میڈیکل کی بی بی کی آؤ میں کرتی تھی۔ ڈاکٹر مبشر کے دوستوں نے بتایا کہ خفیہ ایجنسی کی تحویل میں ڈاکٹر کو دل کا دورہ پڑا تو وہ اسے ایک فرضی نام سے ہسپتال لے آئے جس پر اس کے کمرہ والوں کو اس کی ہسپتال میں مانگ کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے کو ہسپتال میں ڈاکٹر کی لاش کی کی اطلاع کراہی تھی۔ اس کی بیوی نے جب آسٹریلوی سفارت خانے سے رابطہ کیا تو انہوں نے بھی مقدمے کے فیصلے تک کی پیش رفت کا انکشاف نہیں کیا۔ ڈیپ ایف آئی اے کے طرف معلوم ہوا ہے کہ اس کی بیوی کو انڈیا میں ہونڈیٹل ریٹائرڈ پر قید ڈاکٹر سے ملنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

قادیانی گروہ اول روز سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن کافروں کی وفاداری کا نہ صرف علی الاعلان اعتراف کرتا ہے بلکہ اس کو باعث افتخار سمجھتا رہا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی حکومت سے غیر مشروط وفاداری کے اعلان کے ساتھ اپنے خاندان کی ان خدمات کا برملا اعتراف کیا ہے جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمان برصغیر کے خلاف انگریزوں کی مدد کیلئے انجام دیں۔ ان خدمات میں پچاس گھوڑے مع مسلح سواروں کے ساتھ پیش کرنے کے ساتھ مسلمانوں کی مخبری کی خدمات بھی شامل تھیں۔ گویا مسلمان دشمنی کے ساتھ جاسوسی کا عمل قادیانی گروہ کے خمیر میں شامل چلا آ رہا ہے۔ غالباً اسی بناء پر شاعر مشرق علامہ اقبال نے لکھا تھا کہ ”قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔“ قیام پاکستان کے بعد سر ظفر اللہ قادیانی کو بعض حکومتی مجبوریوں کے سبب وزیر خارجہ مقرر کرنا پڑا تو اس نے بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانیت کی اشاعت کے مراکز بنانے کی پوری کوشش کی اور اندرون ملک وزارت خارجہ کے محکموں میں قادیانیوں کی بھربھار کردی۔

اسرائیل ”غربی سامراج کی زیر نگرانی عالم اسلام کیلئے نامور کی حیثیت رکھتا ہے۔ کسی غیر یہودی تنظیم کو وہاں اپنا مرکز قائم کرنے اور مشنری کام کی اجازت

نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک تاریخی اور واقعاتی حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے وقت بھی اسرائیل میں قادیانی مشن باقاعدہ مصروف عمل تھا بلکہ اسرائیلی حکومت کی اس پوری مدد حاصل تھی۔ اور بعد میں اس مشن کے روابط ربوہ اور قادیان دونوں قادیانی مراکز سے کوئی راز کی بات نہیں رہی۔ حال ہی میں قومی ڈائجسٹ میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں سعودی کزنٹ مورخہ یکم اپریل ۱۹۹۳ء کے حوالے سے یہ خبر دی گئی ہے کہ ۱۹۸۶ء میں اسرائیل کے وزیر اعظم چین ہیرو نے قادیانی مشن کے مقاصد کی تکمیل کیلئے ایک ملین (دس لاکھ) امریکی ڈالر کی رقم دی تھی۔

روس کے اشتراک و تعاون اور انگریزوں کی مدد سے لندن سے سیٹلائٹ اور دنیا بھر میں ڈش اینٹنا کے ذریعہ قادیانیت کی تفسیر کیلئے ”احمدیہ مسلم نیلیوژن“ کے نام سے نشریاتی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جو مختلف زبانوں میں قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے اور اس میں مرزا طاہر قادیانی کے خطبے اور بیانات بھی نشر کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں قادیانیوں کو سرکاری سرپرستی میں ملک کے گوشے گوشے میں قادیانیت کی تبلیغ کیلئے سولتیس مہیا کی گئیں ہیں۔ قومی ڈائجسٹ کی رپورٹ کے مطابق سری نگر سے مدراس اور بمبئی سے کلکتہ تک کوئی قابل ذکر شہر ایسا نہ ہو گا جس میں قادیانیوں کے سینٹر قائم نہ کئے گئے ہوں۔ اور یہ سینٹر خصوصیت سے ان ہی علاقوں میں قائم ہوئے ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت آباد ہوتی ہے۔ ۱۹۸۸ء میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کے موقع پر مشرقی پنجاب میں شورش اور بد امنی کا طوفان برپا تھا اور علاقہ میں غیر ملکیوں کا داخلہ ممنوع تھا لیکن دنیا بھر کے قادیانیوں کو حکومت نے خصوصی اجازت دے دی تھی۔

ان اشارات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یودو ہنود کے ساتھ قادیانیوں کی کسی رشتہ داری ہے اور دنیا کی یہ دونوں قومیں نسلی افتخار کی دعویدار ہیں۔ پھر یودو کے ہاتھ میں اس وقت دنیا کی سیاسی باگ ڈور بھی ہے اور مشرق و مغرب کی کوئی حکومت ان کے اشاروں کے بغیر نہیں چل سکتی۔ اس پس منظر میں یودو ہنود کی بین الاقوامی سطح پر قادیانی گروہ پر نوازشات کی بارش ہر ذی فہم کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ قادیانی گروہ ان اقوام عالم کا آئہ کار ہے۔ اور ان اقوام کے اثر سے نکلنے کیلئے مسلمان جو اقدام اور راستہ اختیار کرنے کی سوچتے ہیں اس کی مجبوری اور جاسوسی کر کے مسلمانوں کو ناکام بنانے کی پالیسی قادیانیوں کا بنیادی مقصد ہے۔

حکومت پاکستان کے کلیدی حکموں پر قادیانیوں کا سناہ کلی بات ہے۔ ثابت اندیش حکمرانوں نے اس جانب سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں کہ جو گروہ اسلام اور مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے ہندو اور یودیوں کو اس گروہ کی وفاداری پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ پاکستان اور اس کے حکمرانوں کا وفادار کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کھلی حقیقت سے عملی انکار کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ کوئی قومی راز پوشیدہ نہ رہ پائے اور اسلام آباد میں موجودہ گرفتاریوں کا واقعہ تو غالباً ”کسی بے احتیاطی کا شاخسانہ ہے ورنہ قادیانی گروہ تو بڑے منظم انداز میں اس راہ پر گامزن ہے۔ اے کاش کہ ہمارے حکمران ہوش کے ناخن لیں اور قص و سرود کی محفلوں سے باہر نکلیں، اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں، قوم کی صحیح منزل کی جانب رہنمائی کریں ورنہ جن لوگوں نے مغلیہ اقتدار کی بساط لیٹنے میں اپنا بھرپور کردار کیا موجودہ دور کی بساط اقتدار کو تو چھوٹک سے اڑا سکتے ہیں۔ مسلمان اپنے اصحاب اقتدار سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ پاکستان کے تمام کلیدی سرکاری مناصب سے قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے اور ڈاکٹر مبشر کے ساتھ مرزا طاہر اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو پاکستان واپس لا کر جاسوسی کے اس معاملہ میں شامل تفتیش کیا جائے، اور مقدمہ کھلی عدالت میں چلایا جائے۔

قارئین ”ختم نبوت“ کی خدمت میں

کراچی بد امنی اور ہنگامہ آرائی کے جس عین دور سے گزر رہا ہے وہ نشریاتی ذرائع سے ہر ایک کو معلوم ہو رہا ہے۔ ایسے میں ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت کی باقاعدگی میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں شمارہ نمبر ۵ پریس میں پجنس کر رہ گیا۔ اور شمارہ نمبر ۶ پریس پہنچانے میں دشواری ہو گئی۔ مجبوراً ”ہمس شمارہ ۶ اور ۷ کو یکجا کرنا پڑا۔ ادارہ اشاعت میں باقاعدگی کی کوشش میں ہے۔ اور قریب ان قطعات بھی زیر غور ہیں۔ قارئین سے اشاعت کی اس بے قاعدگی پر ہم معذرت خواہ ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ امید رکھتے ہیں کہ ہماری مجبوریوں کے پیش نظر اس خالص دینی رسالہ سے اپنا بھرپور تعاون جاری رکھیں گے۔

بہترین ذائقے کی عظیم الشان روایت

روح افزا

مشروب مشرق

مفرح پھلوں، مؤثر برہمی بوٹیوں، صحت بخش سبزیوں
اور شاداب پھولوں سے تیار کیا جانے والا
حکمت و مہارت کا شاہکار، روح افزا، جسم و جان کو گرمی کی
شدت سے محفوظ رکھتا ہے، تازگی اور توانائی بخشتا ہے۔
مفسوس و منفرد ذائقے اور بے مثال خواہش کی
وجہ سے خوش ذوق، شائقین کی اولین پسند، روح افزا
- اس صدی کا - سے بہتر مشروب

روح ثقافت

روح افزا



مَدَنی سائنس کی کمیٹی، تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
آپ کو 1994ء میں، 10 سالہ مسودات بعد از 10 سالہ چارٹر مینجمنٹ، جیٹا، انڈیا
کی طرف سے کی گئی تھی۔ اس کی سرپرستی آپ کی شریک ہے۔



ADARTS - HRA - 1/94

خوب سمجھ سکتا ہے۔

فسطیہ نمبر ۱

چونکہ مختلف مقامات سے اس کی اطلاعات مل رہی ہیں کہ قادیانی تحریک جو ملک کی تقسیم کے بعد سے بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے سے ہندوستان میں ختم ہو چکی تھی، اب پھر اس کو زندہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اور اوسر چند مہینوں سے قادیانی مبہنین کچھ سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اس لیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس عاجز نے اس مجلس میں کہا تھا اس کو قلمبند کر کے شائع بھی کر دیا جائے تاکہ قادیانیت کے بارے میں غور کرنے کا یہ صحیح اور سیدھا اور مختصر طریقہ زیادہ سے زیادہ عام مسلمانوں کے علم میں آجائے اور اس نئے مذہب کی حقیقت کو سمجھنا سمجھانا لوگوں کے لیے آسان ہو جائے۔

اگرچہ واقعہ یہ ہے کہ پروفیسر الیاس برنی نے (اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے) ”قادیانی مذہب“ لکھ کر قادیانیت کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت کو میرے نزدیک ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا ہے، اور یہ عاجز اب اس سلسلہ میں کسی نئی تحریر اور تصنیف کی قطعاً ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ گفتگو چونکہ بہت مختصر ہونے کے ساتھ بہت زیادہ عام فہم اور اپنے مقصد کے لیے انشاء اللہ بالکل کافی دانی ہے، اس لیے اس کو شائع کرنا مفید معلوم ہوا۔ امید ہے کہ اس کی روشنی میں غور کر کے ہر شخص یہ جان سکے گا کہ قادیانیت کتنی غلط اور مہمل چیز ہے۔ اور کسی شخص کا قادیانی ہونا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مسیح موعود وغیرہ ماننا دینی اور اعتقادی گمراہی کے علاوہ اپنی عقل اور انسانی شرافت پر بھی کیسا ظلم ہے۔

تکمیل دین اور ختم نبوت

اس گفتگو میں اس عاجز نے پہلے تکمیل دین اور ختم نبوت کے مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ لیکن چونکہ ماہ صفر کے الفرقان کے اس مضمون میں جو

اس موضوع پر گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا۔ میں نے مناسب سمجھا کہ اس موقع پر قادیانیت کے متعلق ایک اصولی گفتگو کروں اور اس تحریک کے بارے میں غور کرنے کا میرے نزدیک جو صحیح سیدھا اور آسان راستہ ہے، بس اسی کو اس موقع پر پیش کروں۔ اس مقصد کے لیے میں نے ذی مرزا غلام احمد قادیانی کی دو چار کتابوں کا ساتھ رکھ لینا کافی سمجھا تھا، اور وہ میرے ساتھ تھیں۔

جو گفتگو اس عاجز نے اس مجلس میں کی وہ بحث و

مولانا محمد منظور نعمانی

مناظرہ کے طرز کی نہ تھی، اور اس کی نوعیت وعظ و تقریر کی بھی نہ تھی بلکہ ایک مجلسی گفتگو تھی جس کا مقصد جیسا کہ عرض کیا صرف یہی تھا کہ جو لوگ قادیانیت کے بارے میں غور کرنا چاہیں ان کے سامنے صحیح طریقہ اور سیدھا راستہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس نے قادیانیت کی حقیقت اور قادیانیوں کی گمراہی کو سمجھنا ہر اس شخص کے لیے بڑا آسان کر دیا ہے جو نیک نیتی اور ایمان داری سے سمجھنا چاہے۔ اور اس کے لیے صحیح اور سیدھا راستہ بھی اختیار کرے، نہ اس کے لیے بڑے علم کی ضرورت ہے نہ بڑی ذہانت کی، بلکہ معمولی سے معمولی عقل رکھنے والا آدمی بھی اگر سمجھنا چاہے تو غفلتِ تعالیٰ

جنوری کے دوسرے ہفتہ میں کانپور سے ایک نوجوان اس عاجز کے پاس آئے اور انھوں نے بتلایا کہ ان کے بعض عزیز قادیانی ہیں۔ اور وہ دوسرے عزیزوں اور قرابت داروں سے بھی اس سلسلہ میں باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے اور لوگوں کے بھی گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ انھوں نے مجھ سے خواہش کی کہ میں ان کے ساتھ چل کر انہیں سمجھانے کی کوشش کروں۔ میں نے ان سے کہا کہ جب آدمی کسی عقیدہ اور مذہب کو اختیار کر لیتا ہے اور لوگوں کو عام طور سے اس کے متعلق یہ بات معلوم ہو جاتی ہے تو میرا عام تجربہ اور اندازہ یہ ہے کہ پھر وہ ایک طالب اور متلاشی حق کی طرح سوچنے پر تیار نہیں ہوتا اور کسی بات پر انصاف اور سچائی کے ساتھ غور نہیں کرتا، بلکہ اس کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ اس کے عقیدہ اور مذہب کے خلاف خواہ کیسی ہی روشن دلیلیں پیش کر دی جائیں لیکن وہ ان سے اثر نہیں لیتا اور اپنی بات پر قائم رہنا چاہتا ہے۔ اس لیے آپ کے جو عزیز قادیانیت اختیار کر چکے ہیں ان سے تو مجھے کوئی خاص امید نہیں، لیکن جو لوگ ابھی قادیانی ہوئے نہیں ہیں اور وہ غور کرنا چاہتے ہیں انشاء اللہ ان کے لیے میرا بات کرنا مفید ہو گا۔ بہر حال میں ان صاحب کے ساتھ کانپور چلا گیا۔ اور ایک مختصر نجی مجلس میں جس میں غالباً ۱۰-۱۳ حضرات ہوں گے

سے جانچ سکتا ہے۔ اور میرے نزدیک قادیانیت پر غور کرنے کا یہی صحیح اور سیدھا اور آسان ترین راستہ ہے۔ جو اصولی باتیں میں اس وقت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ دو اور دو چار کی طرح بالکل یہی اصول ہیں۔

چار اصولی باتیں

پہلی بات۔ ۱۔ میری پہلی اصولی بات جس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا یہ ہے کہ ہر سچے نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سے پہلے سب نبیوں کا احترام کرے اور دوسرے لوگوں کے بھی ان کے ادب و احترام کی تعلیم دے کیونکہ ہر پیغمبر اللہ کا نائب اور اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد کو ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اللہ کے سچے اور جلیل القدر نبی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بڑی غیر شریفانہ باتیں کہی اور لکھی ہیں۔ چونکہ یہ مجلس بحث و مناظرہ کی مجلس نہیں ہے اور آپ حضرات کو قادیانیت کے متعلق غور کرنے کا صرف طریقہ اور راستہ بتانا چاہتا ہوں، اس لیے مرزا صاحب کی صرف ایک عبارت بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ وہ اپنی کتاب ”دافع البلاء“ کے بالکل آخری صفحہ پر لکھتے ہیں۔

”مسح کی راستبازی اپنے زمانہ کے دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ بچی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے، کیوں کہ وہ شراب نہیں پیتا تھا، اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے اعمال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے جسم کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں بچی کا نام قصود رکھ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیوں کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔“

اس عبارت میں مرزا غلام احمد نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام پر چند تہمتیں رکھی ہیں۔ اول یہ

اور اس کا خلاصہ بس اتنا ہی تھا۔ جو حضرات ان چیزوں کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں وہ الفرقان بابت ماہ صفر کے محولہ بالا مضمون کی طرف رجوع فرمائیں۔ اس عاجز نے اس مجلس میں یہ سب باتیں اسی تفصیل بلکہ اسی ترتیب کے ساتھ بیان کی تھیں جس ترتیب و تفصیل سے چند ہی روز پہلے اپنے اس مضمون میں لکھ چکا تھا، چونکہ ناظرین الفرقان اس کو پڑھ چکے ہیں، اس لیے یہاں صرف ان ہی اشارات پر اکتفا کرتا ہوں۔ البتہ ختم نبوت کے متعلق یہ اصولی بات کہنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ کے متعلق جو کچھ وہاں کہا تھا اس کو تلیف و اختصار کی کسی کوشش کے بغیر اسی تفصیل سے درج کرتا ہوں، اور وہی دراصل قادیانیت کے متعلق اصل بحث ہے۔

جو کچھ میں نے وہاں اس سلسلہ میں کہا تھا اس کو پہلے سے ذہن میں مرتب کر لیا تھا اور کانڈ پر بھی نوٹ کر لیا تھا، اور اسی کی مدد سے اب اس کو قلمبند کر رہا ہوں۔

اگر تکمیل افادیت کے فقط نگاہ سے کوئی ایسی بات لکھنا مناسب سمجھوں گا جو اس مجلس میں نہیں کہی تھی تو انشاء اللہ موقع پر اس کو حاشیہ میں لکھ دوں گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ

مجلس کے حاضرین میں جو چند قادیانی حضرات تھے میں نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

آپ حضرات کو جیسا کہ میری اب تک کی گفتگو سے معلوم ہوا، واقعہ یہ ہے کہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جز ہے لیکن میں تھوڑی دیر کے لیے اس سے صرف نظر کر کے کہتا ہوں کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی اور انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد جیسے کسی شخص کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ میں اس وقت آپ حضرات کے سامنے چار اصولی باتیں پیش کرتا ہوں ان کی روشنی میں ہر شخص مرزا صاحب کو بڑی آسانی

بہنو ان ”ختم نبوت اور قادیانی فتنہ“ اس میں شائع ہوا ہے، اتفاق سے وہ سب چیزیں ناظرین الفرقان پڑھ چکے ہیں جو اس موضوع پر میں نے اس مجلس میں کہی تھیں۔ اس لیے یہاں ان کو پھر تفصیل سے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم کم از کم اہمالاً ”اور اشارتاً“ اتنا یہاں بھی بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنی گفتگو کے اس ابتدائی حصہ میں اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی تکمیل اور اس کی حفاظت کی ضمانت کے بارہ میں قرآن مجید کا بیان اور تاریخ کی شہادت ذکر کرنے کے بعد اس چیز پر روشنی ڈالی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں کا اعلان فرما کر ہمیشہ کے لیے ہر نبوت کی ضرورت کے ختم ہو جانے کا اعلان فرمایا۔ کیونکہ جب دین ”الیوم اکملت لکم دینکم“ کی شہادت کے مطابق بالکل مکمل ہو چکا اور اس میں اب کبھی کسی ترمیم اور اضافہ کی ضرورت نہیں ہوگی اور ”انالہ لحفظون“ کے مطابق وہ جوں کا توں قیامت تک محفوظ بھی رہے گا تو کوئی نیا نبی اب آئے کیوں! پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں صراحتاً حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان بھی فرمایا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اتنی احادیث میں جن کا شمار بھی مشکل ہے، اپنی اس حیثیت کو صاف صاف بیان فرمایا کہ نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا اور میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور پھر پوری امت محمدیہ کا ہمیشہ سے یہی ایمان اور یہی عقیدہ رہا اور جس زمانہ میں کسی نے اپنے کو نبی کہا اس کے متعلق کبھی کچھ غور کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ جس طرح خدائی کے دعوے داروں کو کذاب سمجھا گیا اسی طرح حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو امت نے کذاب سمجھا۔

تکمیل دین اور ختم نبوت کے سلسلے میں میں نے اس مجلس میں بس ان ہی چند پہلوؤں پر کلام کیا تھا



اس عبارت میں بھی مرزا غلام احمد صاحب نے وہی باتیں کہی ہیں جو دافع البلاء سے میں ابھی آپ کو سنا چکا ہوں، بلکہ یہاں ان کا طرز بیان اور زیادہ غیر شریفانہ اور سوچا نہ ہے، اور سچی بات یہ ہے کہ کتاب کو زمین پر پتک دینے کو جی چاہتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے خاص مخاطب بعض عیسائی پادری ہیں۔ لیکن دافع البلاء کی عبارت پڑھنے کے بعد ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ صرف الزامی باتیں ہیں جو عیسائیوں کے ”یسوع“ کے حق میں کہی گئی ہیں۔ کیونکہ دافع البلاء سے معلوم ہو چکا کہ واقعہ میں وہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا ہی سمجھتے ہیں، بلکہ قرآن پاک کو اور خدا کو بھی اپنی گواہی میں لاتے ہیں۔ اسی لیے میں نے اس سلسلہ میں آپ حضرات کے سامنے دافع البلاء کی عبارت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا، انجام آتھم کے ضمیمہ کی یہ عبارت تو میں نے صرف اس لیے پڑھ دی کہ اس میں وہی بات زیادہ گندے طریقہ پر کہی گئی ہے۔ اور دافع البلاء کی عبارت نے اس کی تصدیق کر دی ہے کہ یہ صرف الزامی باتیں نہیں ہیں، بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب کے یہ دعوے ہیں۔

بہر حال یہ آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ مرزا غلام احمد نے ان عبارتوں میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کیسی گندی اور لہانت آمیز باتیں کہی ہیں، پس ایسا شخص نبی کیا معنی صاحب ایمان بھی نہیں ہو سکتا ہے، بلکہ شرافت، تہذیب کے عام معیار کے مطابق اس کو ایک شریف اور مذہب انسان بھی نہیں کہا جاسکتا۔

اس موقع پر حاضرین مجلس میں سے کسی صاحب نے پوچھا کہ آپ بتا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسی باتیں کیوں لکھیں؟

تو ان کے نزدیک (معاذ اللہ) ایسے سچے اور واقعی قصے ہیں کہ اللہ نے انہی کی وجہ سے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حصود کے خطاب سے محروم رکھا، اور وہ قرآن میں حضرت عیسیٰ کا نام حصود نہ رکھنے کو ان گندی قہمتوں کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ پس اس کو پادریوں کے مقابلہ کا صرف الزامی جواب کیسے کہا جاسکتا ہے۔

بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ دافع البلاء کی اس عبارت سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہو گئی کہ اس شخص نے یعنی مرزا غلام احمد نے اگر کسی کتاب میں عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ایسی باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہی ہیں تو وہ صرف الزامی نہیں ہیں، بلکہ یہ ان کے اپنے خیالات اور اپنے دعوے ہیں۔ میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قریب قریب یہی گندی باتیں اس سے بھی زیادہ نامذہب اور گندے الفاظ میں ”ضمیمہ انجام آتھم“ میں لکھی ہیں، اگرچہ اس قسم کی چیزوں کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے تکلیف دہ ہے، لیکن چونکہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اس لیے میں اس کو بھی پڑھ دیتا ہوں لکھتے ہیں۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دایاں اور تئیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجروں سے (یعنی رنڈیوں سے) میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلیدہ عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

کہ وہ شراب پیتے تھے۔ دوم یہ کہ وہ فاحشہ اور بدکار عورتوں سے ان کی ناپاک کمائی سے حاصل کیا ہوا عطر اپنے سر پر لگواتے تھے اور ان کے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اپنے بدن کو چھوداتے تھے۔ تیسرا یہ کہ بے تعلق جہان عورتیں ان کی خدمت کرتی تھیں۔ یہ ناپاک قہمتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاک پیغمبر رکھنے کے بعد یہ شخص یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حصود کا لفظ انہی قصوں کی وجہ سے نہیں فرمایا۔

یہ گندی باتیں جو اس شخص نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگوں کا احساس ان کے متعلق کیا ہو، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ نبی کا مقام تو بہت بلند ہے، کسی شریف اور نیک آدمی کے متعلق بھی ایسی باتیں کرنا یقیناً اس کی سخت توہین ہے۔ اور جس شخص میں ایمان کا کوئی ذرہ ہو وہ اللہ کے کسی پیغمبر کے متعلق ایسی گندی اور بے حیائی کی باتیں زبان سے نہیں نکال سکتا۔

قادیانی تاویل

میں خود ہی آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو ایسی غیر شریفانہ باتیں اپنی کتابوں میں لکھی ہیں قادیانی حضرات ان کے متعلق عام طور سے یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ سب عیسائی پادریوں کے مقابلہ میں الزامی طور پر لکھا گیا ہے، لیکن یہ محض دھوکا اور ہلاوت ہے۔ خصوصاً میں نے اس وقت جو عبارت پڑھ کر سنائی ہے وہ دافع البلاء کی ہے اور دافع البلاء کے مخاطب زیادہ تر علماء اسلام ہیں، جس کا جی چاہے پوری کتاب پڑھ کر دیکھ لے، اس کے علاوہ جو گندی اور فحش باتیں انھوں نے اس عبارت میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہیں وہ

واوں کو بیش اس کے لیے چیلنج کیا گیا کہ ان دونوں بزرگوں کی وہ شائع شدہ کتابیں دکھاؤ جن میں یہ مضمون موجود ہو، لیکن آج تک کوئی نہیں دکھاسکا اور نہ قیامت تک کوئی دکھاسکتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا، یہ مرزا صاحب کا خالص جھوٹ اور افتراء ہے۔

اور انکی کذب بیانی کی یہی ایک مثال نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کی کتابوں کو تحقیقی اور تنقیدی نگاہ سے دیکھے گا وہ ان میں اس کی بیسیوں پچاسوں مثالیں پائے گا کہ وہ اپنی بڑائی اور سچائی ثابت کرنے کے لیے بالکل بے اصل اور بے بنیاد اور خلاف واقعہ باتیں بڑی دیدہ دلیری سے لکھ جاتے ہیں۔ ایسا شخص پیغمبر تو کیا معنی ایک دیانتدار مصنف بھی نہیں سمجھا جاسکتا۔ میں اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت حقیر اور گنہگار بندہ ہوں، قریب ۲۲ سال سے تحریر و تصنیف کا کام کرتا ہوں اور اندازہ یہ ہے کہ مستقل تصانیف کی شکل میں اور الفرقان میں میرے قلم کے لکھے ہوئے ۶۵ ہزار صفحات ضرور شائع ہو چکے ہوں گے، میں کہہ سکتا ہوں کہ الحمد للہ میں بھی اس معاملے میں مرزا غلام احمد سے کہیں زیادہ دیانتدار ہوں، اور میرا کوئی مخالف میرے لکھے ہوئے ۵۵-۶ ہزار صفحات میں اس قسم کی غلط بیانی کی ایک مثال بھی نہیں نکال سکتا۔

بہر حال مرزا صاحب کی یہ کمزوری بھی اپنی ہے جس کے ہوتے ہوئے ان کو کسی بڑے درجہ کا انسان نہیں سمجھا جاسکتا۔

آپ کے سامنے پیش کردینا کافی سمجھتا ہوں۔
اربعین ۳ میں لکھتے ہیں

مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کی ایک مثال

”مولوی غلام دھگیر تصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسٹیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے لگے اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا، کیوں کہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کرچکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے۔“

(اربعین ۳ صفحہ ۱۱)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے مولوی غلام دھگیر صاحب تصوری مرحوم اور مولانا محمد اسٹیل علی گڑھی مرحوم سے متعلق جو یہ بات لکھی ہے کہ ”انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ قطعی حکم لگایا تھا کہ وہ (یعنی مرزا غلام احمد) اگر کاذب ہے تو وہ ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ وہ کاذب ہے“ اور یہ کہ اپنی جن تالیفات میں انہوں نے یہ بات لکھی تھی وہ شائع بھی ہو چکی ہیں۔ یہ سب مرزا صاحب کا تراشا ہوا جھوٹ ہے۔ ان دونوں مرحوم بزرگوں کی ایسی کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے اور کبھی شائع نہیں ہوئی جس میں انہوں نے یہ بات لکھی ہو، آپ میں سے جس کا جی چاہے اس کی تحقیق کر لے، مرزا صاحب کی زندگی میں بھی ان سے یہ مطالبہ کیا گیا اور پھر ان کے ماننے

میں نے کہا میرے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا ایک اہم دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں یعنی امدیث میں آخر زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی جو خبریں دی گئی ہیں وہی ان کے مصداق ہیں، اور اپنی شان میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے بہت بڑھے ہوئے ہیں اور بعض خاص مشابہتیں اور مناسبتوں کی وجہ سے امدیث میں مجازاً ”ان ہی کو عیسیٰ اور مسیح کہا گیا ہے“ لیکن اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ان کی سیرت اور انکا کردار گھٹیا نہ ہو بلکہ بلند اور بڑھیا ہو، تو میرا خیال ہے کہ وہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کو اس لیے گرائنا چاہتے ہیں کہ اپنے بے وقوف معتمدوں کو یہ باور کرا سکیں کہ سیرت اور کردار کے لحاظ سے مسیح تاصری کے مقابلہ میں میں بلند ہوں۔ بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کی جانچ کے لیے جو ۱۳ اصولی باتیں میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے پہلی تو یہی تھی جو میں پیش کرچکا اور آپ سن چکے اب آگے سنئے۔
دوسری بات

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ۔ اللہ کے سچے پیغمبر کے لیے ہے ناممکن یہ کہ وہ اپنے دعویٰ کی سچائی اور اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بھولے سے بھی کبھی جھوٹ بولے، مگر مرزا غلام احمد اس معاملے میں بڑے پیباک ہیں اور بہت بے تکلفی اور دیدہ دلیری سے صاف صریح جھوٹ بول جاتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کی بہت سی مثالیں میں ان کی کتابوں سے پیش کر سکتا ہوں، لیکن چوں کہ میرا مطبع نظر اس وقت اتنا ہی ہے کہ مرزا صاحب کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا ایک صحیح اور اصولی طریقہ آپ حضرات کو بتا دوں، اس لیے میں اس سلسلہ میں بھی مرزا صاحب کی غلط بیانی کی صرف ایک موٹی سی مثال

ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی مزیّنات و ستاروں سے

آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات

سنار جیولرز

ہزارہ بازار میٹھا دار کراچی نمبر ۲

فون نمبر : ۷۳۵۰۸۰



عالی اطوار شاندار کردار اور قابل رشک اسوہ حسنہ سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں ۲ آیات نازل ہوئیں آپ کی شان میں چالیس سے زیادہ فرامین رسول اللہ ﷺ کے موجود ہیں۔ آقائے نامدار سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جناتی اور انسانی شیاطین عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک خواب بیان کیا (اور اس بات کو پہلے ہی طوطا رکھیں کہ پیغمبر کے خواب وحی ہوتے ہیں) کہ میں نے جنت میں ایک محل دیکھا جو سونے کا بنا ہوا تھا میں نے پوچھا کس کا محل ہے تو جواب دیا گیا کہ عمر بن خطاب کا۔

حضرت علیؓ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمرؓ کو ضرور یاد کر لیا کرو۔ سیدنا عثمانؓ فرماتے ہیں کہ اللہ عمرؓ کی قبر کو روشن کرے جنہوں نے تراویح کی نماز کا لقمہ قائم کر کے مساجد کو مزین کر دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کے دس حصوں میں سے ایک حصہ ساری امت کو دیا گیا اور دھوئے عمرؓ کو دے دیئے گئے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ایک سلسلہ میں گفتگو میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا پھر تنیک کام میں آپ کی کوشش انہما کو پہنچی ہوئی تھی اور آپ ہر کام عمرؓ کی اور بہتری کے ساتھ کرتے تھے یہاں تک کہ اسی روش پر آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں دو سال تک آپ نے بطور مشیر اور خصوصی وزیر کے کام کیا۔ لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت رائے عامہ اور اسلام کی تعمیر ترقی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جب آپ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو آپ اس اعتماد پر پورا اترے ۲۲ ذی القعدہ ۱۳ ہجری کو آپ نے منصب خلافت سنبھالا جس کمال

امیر المومنین

سیدنا عمر فاروقؓ

آنحضرت ﷺ کے حلقہ ارلوت میں شامل ہوئے آپ کی بھادری اور ناموری پہلے سے عرب میں مسلم تھے لیکن جب آپ اسلام کی خلعت سے آراستہ ہوئے آپ ﷺ سمیت تمام صحابہ کرام خوشی سے منہ حال ہو گئے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”بیشک اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان پر حق کو جاری کر دیا ہے۔“ ایک دوسری حدیث میں فرمایا ”کہ اگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہو تا تو عمرؓ ہی ہوتے“ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رقم طراز ہیں۔

”عمرؓ کا دل آئینہ شفاف کی مانند روشن تھا آپ کے افکار و خیالات میں حقیقت کا عکس نظر آتا تھا اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کی ستائیں آیات کریمہ ایسی ہیں جو عمر فاروقؓ کی رائے کے مطابق نازل ہوئیں“

خلیفہ عمر فاروقؓ عدل حریت کے مہر منبر تھے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ عمر فاروقؓ کو اسلام میں اعلیٰ مقام حاصل ہے آپ کے کارناموں سے تاریخ اسلام کا چہرہ روشن ہے آپ کی درخشندہ تاریخ سے ۱۳۰۰ سال تک نگ نظر آرہے ہیں عدل، انصاف کے باب میں حضرت عمرؓ کا کوئی ثانی نہیں ہے ان کے

نام عمر بن خطاب لقب فاروق کنیت ابو دھض، آپ کا سلسلہ نسب نویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

آپ کی ولادت واقعہ فیل سے ۱۳ برس بعد ہوئی۔

قبول اسلام - نبوت کے چھٹے برس ۳۳ برس کی

عمر میں اسلام لائے۔ آپ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختلف قسم کی رشتہ داری ہے۔ پہلی

رشتہ داری تو یہ ہے کہ نویں پشت میں آپ کا سلسلہ

نسب حضور ﷺ سے ملتا ہے۔ دوسری

رشتہ داری یہ ہے کہ آپ کی صاحبزادی حضرت

”عندہ“ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور

تیسری رشتہ داری یہ ہے کہ آپ ﷺ کی

نواسی حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثومؓ سے آپ کا

نکاح دور خلافت میں ہوا جس سے زید بن عمرو رقیہ

بنت عمر پیدا ہوئے۔

آپ مکہ مکرمہ کے سات سال اور مدینہ منورہ

کے دس سال ہر وقت نبی کریم ﷺ کے

ساتھ رہے۔ ستائیس غزوات نبوی میں کسی موقع پر

غیر حاضر نہ ہوئے خانہ کعبہ میں سب سے پہلے اسلام

کا نام آپ ہی نے بلند کیا۔

حضرت عمرؓ چالیسویں نمبر پر

تد ر متناہ ہوں گے۔
حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ دنیا تھوڑی سی تہ
آزادانہ بسر لے لو گے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ
حکومت کیلئے ایسی شہرت کی ضرورت ہے جس میں
جبر نہ ہو اور ایسی نرمی کی ضرورت ہے کہ جس میں
سستی نہ ہو۔

ایک دفعہ آپؐ کے پاس مغیرہ بن شعبہؓ کا پارسی
غلام جس کا نام فیروز لکھا ہے جس کی کنیت ابو لولو تھی
آیا اور حضرت عمرؓ سے اپنے آقاؐ کی بھاری محمول
مقرر کی شکایت کی شکایت چونکہ بے جا تھی اس لئے
آپؐ نے زیادہ توجہ نہ دی اس پر وہ پارسی غلام سخت
ناراض ہوا آخر ایک دن صبح کی نماز میں خنجر لے کر
حالت نماز میں اچانک حملہ کر دیا متواتر خنجر کے چھ وار
کئے حضرت عمرؓ صدمے سے گر پڑے اور حضرت
عبدالرحمن بن عوفؓ نے نماز مکمل کرائی یہ ایسا زخم
کاری تھا کہ اس سے جاہل نہ ہو سکے لوگوں کے اصرار
پر چھ اشخاص کو منصب خلافت کیلئے منتخب کیا ان میں
سے کسی ایک جس پر پانچوں کو اتفاق ہو جائے اس
کیلئے منصب کیلئے منتخب کر لیا جائے اس مرحلے سے
فارغ ہو کر حضرت عائشہؓ سے رسول
اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی
اجازت لی اور اس کے بعد مہاجرین، انصار، اعراب
اہل ذمہ حقوق کی طرف توجہ دلائی اور اپنے
صاحبزادے عبداللہؓ کو وصیت فرمائی کہ مجھ پر سے
جس قدر قرض ہو میرے متروکہ مال میں سے ادا ہو تو
بہتر ہے ورنہ خاندان عدلی سے درخواست کرنا اور اگر
ان سے نہ ہو سکے تو کل قریش سے لیکن قریش کے
سوا کسی اور کو تکلیف نہ دینا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ۶۳ سال کی عمر پائی آپؓ
نے دس سال چھ ماہ دس دن میں ۲۲ لاکھ مربع میل پر
اسلامی پرچم لرایا۔ ہر قسم کی ضروری وصیتوں سے
فارغ ہو کر تین دن بیمار رہ کر محرم کی پہلی تاریخ ہفتہ
کے دن ۲۳ھ میں واصلِ جنت ہوئے اور اپنے محبوب
آقاؐ کے پہلو میں ہمیشہ کیلئے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت ان تمام
امور کی جامع تھی ہر شخص آزادی کے ساتھ ایک
موقع پر ایک شخص نے کئی بار عمر فاروقؓ کو مخاطب
کر کے فرمایا انا حق اللہ اے عمر اللہ سے ڈر حاضرین
میں سے ایک شخص نے اس کو روکنا چاہا تو حضرت عمر
نے فرمایا ”نہیں کہنے دو“ یہ لوگ نہیں گے تو بے
صرف ہیں اور ہم نہ مانیں تو ہم ”یہ آزادی صرف
مردوں تک محدود نہ تھی۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ مہر کی مقدار کے متعلق
تقریر فرما رہے تھے ایک عورت نے انشاء تقریر میں
نوٹ دیا اور کہا انا حق اللہ یا عمر خدا سے ڈراے عمر اس
کا اعتراض صحیح تھا حضرت عمرؓ نے اعتراف کے طور پر
کہا کہ ایک عورت بھی عمر سے زیادہ جانتی ہے۔
خلیفہ وقت کا سب سے حکام کی نگرانی اور قوم کی
اخلاقی عادات کی حفاظت ہے۔ حضرت عمرؓ اس فرض
کو نہایت اہتمام کے ساتھ انجام دیتے تھے وہ اپنے ہر
عامل سے عہد لیتے تھے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ
ہو گا باریک کپڑے نہ پہنے گا چھٹا ہوا آمانہ کھائے گا
دروازے پر دربان نہ رکھے گا اہل محبت کیلئے
دروازہ ہمیشہ کھلا رکھے گا۔ ایک دفعہ حضرت عمرؓ
آپؐ کی صاحبزادی اور رسول اللہ ﷺ کی زوجہ
مطہرہ یہ خبر سن کر کے مال غنیمت آیا ہے عمر فاروقؓ
کے پاس آئیں اور فرمایا امیر المؤمنین میں ذوالقربی
میں سے ہوں لہذا اس مال میں سے مجھ کو بھی عنایت
کیجئے حضرت عمرؓ نے جواب دیا بے شک تم میرے
خاص مال میں سے لیکن یہ تو عام مسلمانوں کا مال
ہے۔

ایک دفعہ خود بیمار پڑے لوگوں نے علاج کیلئے
شہد تجویز کیا بیت المال میں شہد موجود تھا لیکن بلا
اجازت نہیں لے سکتے تھے مسجد نبویؐ میں جا کر لوگوں
سے کہا کہ اگر آپؐ اجازت دیں تو تھوڑا سا شہد لے
لوں۔
ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا
یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ مہمات امور میں وہ کس

قوت اور حسن سیاست سے آپؐ نے خلافت کی مسند
کو رونق بخشی اس کی نظیر نہیں ملتی خلیفہ راشد
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سادہ نفسیسی
عاجزی کا زندہ جاوید نمونہ تھے آپؐ کا سکیڑٹ مسجد
نبویؐ تھا میں سے قیصر و کسریٰ کے زیر، زبر کرنے اور
دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے فیصلے صادر
ہوتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو
بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دس سال چھ ماہ دس
دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلامی خلافت قائم کی۔
آپؐ کے دور میں ۳۶۰۰ علاقے فتح ہوئے ۹۰۰
جامع مساجد اور ۳۰۰۰ عام مساجد تعمیر ہوئیں۔ آپؐ
کے عہد میں عدالت کے ایسے بے مثال فیصلے ہوئے
جو چشم فلک نے نہیں دیکھے۔ فتوحات عراق، ایران،
روم، ترکستان اور دیگر بلادِ عجم پر اسلامی عدل کا پرچم
لہرایا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بے مثال کارنامہ
ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت جموری
طرز حکومت کے مشابہ تھی یعنی تمام ملکی، قومی
مسائل مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر طے پاتے تھے
اس مجلس میں مہاجرین، انصار کی منتخب اور اکابر اہل
الرأے شریک ہوتے تھے اور بحث مباحث کے بعد
اتفاق یا اکثریت الرأے سے تمام امور کا فیصلہ کرتے
تھے مجلس کے ممتاز اور مشہور ارکان یہ ہیں حضرت
عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن عوفؓ،
حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابی بن کعبؓ اور
حضرت زید بن ثابتؓ۔

(کنز العمال)
مجلس شوریٰ کے علاوہ ایک مجلس عام تھی جس
میں مہاجرین، انصار کے علاوہ تمام سردار قبائل
شریک ہوتے تھے۔ جموری حکومت کا مقصد یہ ہوتا
ہے کہ ہر شخص کو اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنی
رأے اعلانیہ اظہار کا موقع دیا جائے حاکم کے
اختیارات محدود ہوتے ہیں اور اس کے طریقہ عمل
میں ہر شخص کو نکتہ چینی کا حق ہوتا ہے۔

قادیانیوں کے کافر ہونے کی بنیادی وجہ

نبوت کا دعویٰ کریں گے اور اس مقصد کے لیے امت کے مسلہ عقائد میں ایسی کتر پیونت کی کوشش کریں گے جو بعض نادانوں کو دھوکے میں ڈال سکے۔ اس دھوکے سے بچنے کے لئے امت کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

چنانچہ آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق تاریخ میں آپ کے بعد جتنے مدعیان نبوت پیدا ہوئے انہوں نے ہمیشہ اسی دجل و تلبیس سے کام لیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اپنے دعوائے نبوت کو چمکانے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قرآن کریم اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے اس بارے میں مکمل روشنی پانچکی تھی، اس لئے تاریخ میں جب کبھی کسی شخص نے اس عقیدے میں رخس اندازی کر کے نبوت کا دعویٰ کیا تو اسے ہاتماغ امت ہمیشہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ قرونِ اولیٰ کے وقت سے جس کسی اسلامی حکومت یا اسلامی عدالت کے سامنے کسی مدعی نبوت کا مسئلہ پیش ہوا تو حکومت یا عدالت نے کبھی اس تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ وہ اپنی نبوت پر کیا دلائل و شواہد پیش کرتا ہے؟ اس کے بجائے صرف اس کے دعوائے نبوت کی بنا پر اسے کافر قرار دے کر اس کے ساتھ کافروں ہی کا سامنا کیا۔ وہ مسلمان کذاب ہو یا اسود عنسی یا سحاح یا علیح یا حارث یا دوسرے مدعیان نبوت، صحابہ کرام نے ان کے کفر کا فیصلہ کرنے سے پہلے کبھی یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ وہ

کلہم یزعم انہ رسول اللہ
”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک تم میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۳ جلد ۲ کتاب الفتن اور صحیح مسلم صفحہ ۳۰۹ جلد ۲ کتاب الفتن)
نیز ارشاد فرمایا تھا کہ

انہ سیکون فی امتی کذابون
ثلثون کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانیبی بعدی

قرار داد قومی اسمبلی

ابو داؤد ص ۲۳۴ جلد ۲ باب الفتن ترمذی ص ۳۵ جلد ۲ ابوب الفتن
”قرب ہے کہ میری امت میں تمیں جموئے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

اس حدیث میں آپ نے اپنے بعد پیدا ہونے والے مدعیان نبوت کے لیے ”دجال“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس کے لفظی معنی ہیں ”شدید دھوکہ باز“ اس لفظ کے ذریعہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے پوری امت کو خبردار فرمایا ہے کہ آپ کے بعد جو مدعیان نبوت پیدا ہوں گے وہ کھٹے لفظوں میں اسلام سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بجائے دجل و فریب سے کام لیں گے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے

الحمد لله رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ خاتم النبیین، وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین وعلیٰ من تبعہم باحسان الیٰ یوم الدین
اسلام کی بنیاد تو حید اور آخرت کے علاوہ جس

اساسی عقیدے پر ہے، وہ یہ ہے کہ، نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہو گئی اور آپ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ کے بعد کسی پر وحی آ سکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں جھٹ ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ ”ختم نبوت“ کے نام سے معروف ہے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کے وقت سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جز و ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی بلا مبالغہ بیسیوں آیات اور آنحضرت ﷺ کی سینکڑوں احادیث اس کی شاہد ہیں۔ یہ مسئلہ قطعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے اور اس موضوع پر بے شمار مفصل کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

یہاں ان تمام آیات اور احادیث کو نقل کرنا غیر ضروری بھی ہے اور موجب تطویل بھی۔ البتہ یہاں جس چیز کی طرف بطور خاص توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کی سینکڑوں مرتبہ توشیح کے ساتھ یہ پیشگی خبر بھی دی تھی کہ

لانتقوم الساعة حتیٰ یبعث
دجالون کذابون قریبا من ثلاثین

عقیدہ ختم نبوت‘ میں کیا تاویلات کرتے ہیں‘ بلکہ جب ان کا دعوائے نبوت ثابت ہو گیا تو انہیں باقیات کافر قرار دیا اور ان کے ساتھ کافروں ہی کا معاملہ کیا۔ اس لیے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر واضح‘ غیر مبہم‘ ناقابل تاویل اور اجتماعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے کہ اس کے خلاف ہر تاویل اسی دجل و فریب میں داخل ہے جس سے آنحضرت ﷺ نے خبردار کیا تھا۔ کیونکہ اگر اس قسم کی تاویلات کو کسی بھی درجے میں گوارا کر لیا جائے تو اس سے عقیدہ محمد ﷺ کا مطلب اڑا لگتا ہے۔ عقیدہ آخرت اور نہ کوئی دوسرا بیانیہ عقیدہ اگر کوئی شخص عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ بتانا شروع کر دے کہ تشریعی نبوت تو ختم ہو چکی لیکن غیر تشریعی نبوت باقی ہے تو اس کی یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ عقیدہ توحید کے مطابق بڑا خدا تو صرف ایک ہی ہے لیکن چھوٹے چھوٹے معبود اور دیوتا بہت سے ہو سکتے ہیں‘ اور وہ سب قابل عبادت ہیں۔ اگر اس قسم کی تاویلات کو دائرہ اسلام میں گوارا کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اسلام کا اپنا کوئی عقیدہ‘ کوئی فکر‘ کوئی حکم اور کوئی اخلاقی قدر متعین نہیں ہے بلکہ (معاذ اللہ) یہ ایک ایسا جامہ ہے جسے دنیا کا بدتر سے بدتر عقیدہ رکھنے والا شخص بھی اپنے اوپر فٹ کر سکتا ہے۔ لہذا امت مسلمہ قرآن و سنت کے متواتر ارشادات کے مطابق اپنے سرکاری احکام‘ عدالتی فیصلوں اور اجتماعی فتویٰ میں اسی اصول پر عمل کرتی آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جس کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا‘ خواہ وہ میلہ کذاب کی طرح کلمہ گو ہو‘ اس اور اس کے متبعین کو بلا تامل کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا چاہے وہ عقیدہ ختم نبوت کا کھلم کھلا منکر ہو‘ یا میلہ کی طرح یہ کہتا ہو کہ آپؐ کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی آ سکتے ہیں یا سراج کی طرح یہ کہتا ہو کہ مردوں کی نبوت ختم ہو گئی

اور عورتیں اب بھی نجی بن سکتی ہیں، یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا مدعی ہو کہ غیر تشریعی ظلمی اور بروزی اور امتیٰی نجی ہو سکتے ہیں۔

امت مسلمہ کے اس اصول کی روشنی میں جو قرآن و سنت اور اجماع امت کی رو سے قطعی ٹے شدہ اور ناقابلِ بحث و تاویل ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل دعوؤں کو ملاحظہ فرمائیے۔

”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیانیاں بنائیں ایسا رکھال بھی ہے۔“

(دائع اہداء، طبع سوم قادیان ۱۹۳۶ء، ص ۱۱)
 ”میں رسول اور نبی ہوں، یعنی باعتبار عظمت
 کلمہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور
 محمدی نہت کا کمال انکاس ہے۔“

(نزول مسیح ص ۳ (حاشیہ) طبع اول مطبع ضیاء الاسلام
قادیان ۱۹۰۹ء)

”میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔“

(تمہہ حقیقتہً الوحی ص ۶۸ مطبوعہ قادریان ۱۹۳۳ء)

”میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو چہشتادہ کی
 کے قریب خدا کی طرف سے پا کر چشم خود دیکھ چکا
 ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت
 نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور
 جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو
 میں کیونکر رد کردوں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے
 ڈروں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ مطبوعہ قوانین ۱۹۰۰ء)

”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا منظر
نکھرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف
منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں، میں شیث ہوں،
میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں

اسرائیل میں یاقوب : وہ میں یوسف ہوں میں بھیجی
ہوں میں موسیٰ : وہ میں داؤد ہوں اور
آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں
یعنی "مطلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔"

(ماشیہ - تیسرے الوتے ص ۲۷ مطبوعہ قادیان ۱۳۳۴ھ)

”چند روز ہوئے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے نیت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب نفس انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ ایک دفعہ بلکہ صد بار پھر کہو نگر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے۔“

(ایک تعلیمی کما از الہ صفحہ اول مصنفہ ۱۹۰۲ء مطبوعہ
قادیان ۱۹۳۳ء)

”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“
(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، مندرجہ حقیقۃ النبوة
مؤلفہ مرابیشیر الدین محمود ج ۳ ص ۲۷۲ ضمیمہ ۳)

انبیاء گرچہ بودہ اندر بے
سن بہ عرفان نہ کمترم زکے
نزل المصحح ص ۹ طبع اول قادیان ۱۹۰۹ء
یعنی ”انبیاء اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں مگر میں
عرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں۔“ یہ صرف ایک
انتائی مختصر نمونہ ہے ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی
کتابیں اس قسم کے دعووں سے بھری پڑی ہیں۔

مرزا صاحب کے درجہ بدرجہ دعوے

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان مسلمانوں کو غلطی فہمی میں ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی دور کی عبارتیں پیش کرتے ہیں جن میں انہوں نے علی الاطلاق، عمائے نبوت کو کفر قرار دیا ہے لیکن خود مرزا صاحب نے واضح کر دیا ہے کہ وہ مجدد، مجددات



مرزا صاحب کا آخری عقیدہ
حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کا آخری عقیدہ
جس پر ان کا خاتمہ ہوا یہی تھا کہ وہ نبی ہیں، چنانچہ
انہوں نے اپنے آخری خط میں جو ٹھیک ان کے
انتقال کے دن اخبار عام میں شائع ہوا، واضح الفاظ میں
لکھا کہ:

”میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر
میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس
دلت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار
کر سکتا ہوں؟ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو
اس دنیا سے گزر جاؤں۔“

اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منقول از حقیقت
النبوة مرزا محمود ص ۲۷۱ و مباحثہ راولپنڈی ص
۳۳۳ (۱۳۰۰) یہ خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ مئی کو
اخبار عام میں شائع ہوا اور ٹھیک اسی دن مرزا صاحب

کا انتقال غیر متوقع بعد نبوت کا افسانہ
بعض مرتبہ مرزائی صاحبان کی طرف سے کہا جاتا
ہے کہ مرزا صاحب نے غیر تشریحی نبوت ختم نبوت کیا
ہے اور غیر تشریحی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے
منافی نہیں لیکن دوسری مرزائی تاویلات کی طرح اس
تاویل کے بھی صغریٰ کبریٰ دونوں غلط ہیں۔ اول تو
یہ بات ہی سرے سے درست نہیں کہ مرزا صاحب
کا دعویٰ صرف غیر تشریحی نبوت کا تھا۔

اولاں میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم
سے کہا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ
مقرنین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی
نسبت ظاہر ہو تا تو میں اس کو بڑی فضیلت قرار دیتا تھا
مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے
پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ
رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر
اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے
”نبی“ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لانا
ہوگا جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لانا ہوا
ہوگا۔ یہ سچ ہے پھر وہ سچی ہیں..... میں تو خدا تعالیٰ کی
وحی کی پیروی کرنے والا ہوں، جب تک مجھے اس
سے علم نہ ہوا، میں وہی کہتا رہا ہوں اولاں میں میں
نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو
میں نے اس کے مخالف کہا۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۳۹ تا ۱۵۰ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۳ء)
مرزا صاحب کی یہ عبارت اپنے مدعا پر اس قدر
صریح ہے کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں، اس
عبارت کے بعد اگر کوئی شخص ان کی اس زمانے کی
عبارتیں پیش کرتا ہے جب وہ دعوائے نبوت کی نفی
کرتے تھے اور جب (بزرگ خویش) انہیں اپنے نبی
ہونے کا علم نہیں ہوا تھا تو اسے دجل و فریب کے سوا
اور کیا کہا جاسکتا ہے؟

”مسیح موعود اور ممدی کے مراتب سے ”ترقی“
کرتے ہوئے درجہ بدرجہ نبوت کے منصب تک
پہنچے ہیں۔ انہوں نے اپنے دعووں کی دو تائیدیں بیان
کی ہے، اسے ہم پوری تفصیل کے ساتھ انہی کے
الفاظ میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کی عبارت کو
پورے سیاق و سباق میں دیکھ کر ان کا پورا مفہوم
واضح ہو سکے کسی نے مرزا صاحب سے سوال کیا تھا کہ
آپ کی عبارتوں میں یہ تاقض نظر آتا ہے کہ کہیں
آپ اپنے آپ کو ”غیر نبی“ لکھتے ہیں اور کہیں اپنے
آپ کو ”مسیح“ سے تمام شان میں بڑھ کر ”قرار دیتے
ہیں۔“ اس کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب ”حقیقت
الوحی“ میں لکھتے ہیں:

”اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا
تاقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں نے یہ لکھا
تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا، مگر بعد میں
یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہوں، اس تاقض کا بھی
یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں
میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے
کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ
مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔

اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان
پر سے نازل ہوں گے، اس لیے میں نے خدا کی وحی کو
ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور
اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو
براہین احمدیہ میں شائع کیا۔

لیکن بعد اس کے بارے میں بارش کی طرح وحی
اُنی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا وہی
ہے اور ساتھ اس کے صد بانٹان ظہور میں آئے اور
زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے
ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر
کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں
مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا۔
جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ اسی طرح

عبدالحق گل محمد اینڈ سنز

گولڈ اینڈ سٹور چپٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

شاہ نمبر این - ۹۱ - صرافہ

میٹھا درگاہی فرن - ۷۲۵۵۷۳ -

مدارس کی قوت اور کفر کے ایوانوں میں لرزہ

غلبہ دین کے اسباب اور اعدائے دین کے اضطراب

پیشانی کا باعث بنی۔

دوسری طرف اللہ نے غلبہ دین کے اسباب پیدا فرمانا شروع کر دیئے، اور دینی دعوت کے نتیجہ میں دینی مدارس کے علاوہ اسکولوں، کالجوں بلکہ مذکورہ انگریزی اداروں کے طلبہ کی ایک بڑی تعداد نور بصیرت سے منور ہو کر شریعت اسلامیہ کی عظمت سمجھنے لگے۔ ملک و ملت کے خلاف اعدائے اسلام کے مکروہ عزائم ان پر آشکار ہو گئے۔ اور وہ بھی دین کے دفاع اور شریعت کی تنفیذ کے جہاد میں علماء و فضلاء کے ساتھ شریک جہاد ہو گئے۔

اللہ کی قدرت کہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کی جدید نسل میں ہزاروں نوجوان نظام اسلامی کی برتری اور دیگر نظام ہائے حکومت جمہوریت وغیرہ کی نحوستوں کو واشگاف الفاظ میں بیان کرنے لگے ان نوجوانوں نے اس پیغام کو عام کرنے کی جدوجہد تیز کر دی کہ مسلم امت کی عزت اور شرف صرف اور صرف بلاد اسلامیہ میں تنفیذ شریعت اور اقامت جہاد میں ہی ہے تو کفر کے ایوان مسلم امت کے نوجوانوں کے دین کی طرف رجوع اور اس کی خاطر قربانی کے جذبہ سے مضطرب ہونا شروع ہو گئے اور اس ابھرنے والی اسلامی قوت کو دبانے کی تدابیر کرنے لگے۔ علاوہ ازیں جہاد افغانستان میں شریک بلاد اسلامیہ کے نوجوان جب اپنے اپنے ملکوں میں واپس لوٹے تو انھوں نے کفر کے نظاموں کو کھلا چیلنج اور استعمار کے ایجنٹوں، اپنے حکمرانوں سے شدت کے ساتھ تنفیذ شریعت کا مطالبہ کر دیا۔ یہ بات ان ممالک کے استعمار سرپرست حکمرانوں کے لئے بہت

بلاد اسلامیہ اور ان کے دیندار عوام اور دینی مدارس کے فضلاء کی یہی مجموعی صورت حال اعدائے اسلام اور لادینی کے مغربی آقاؤں اور ان کے ایجنٹوں کے لئے اضطراب و پریشانی کا موجب ہے کہ ان کی ہزار ہا کوششوں اور متنوع جدوجہد کے باوجود اہل دین قوت پکڑ رہے ہیں یا ان کی عدوی قوت بڑھ رہی ہے، یہ لوگ اپنی دینی آزادی کا سودا کرنے والے نہیں ہیں تو اب حل صرف یہ ہے کہ

مولانا سعید احمد عنایت اللہ
مدرسہ صولیہ سکتہ المکرّمہ

ان رصد گاہوں کا رخ کیا جائے جہاں سے یہ لوگ ایمانی، روحانی اور فکری تقویت حاصل کر کے اپنے جذبات کو تازگی بخشتے ہیں، اور یہ بلاد اسلامیہ کے دینی مدارس ہی ہیں جو اپنے خاص اور خالص طریق کار سے ان فدائی اور دین کے پروانوں کو پروان چڑھاتے ہیں جنہیں کوئی طمع یا خوف اپنے نصب العین سے نہیں ہٹا سکتا۔ وطن عزیز کی بد قسمتی کہ وہاں کی موجودہ حکومت جو پہلے ہی سے دین سے، بنیاد پرستی سے آزادی کے نام پر امر کی کلچر کی درآمد بیزاری کی دعویدار ہے اور دینی جماعتوں و محب وطن افراد کے خلاف اپنے اقدامات اور اپنی لادینی پالیسیوں کی وجہ سے معروف ہے اس لئے بھی موقعہ کو غنیمت جانا اور اس نے بھی ان ہی مدارس دینیہ کو نشانہ بنایا تاکہ پاکستان کے مدارس دینیہ کو غلام بنا کر شام، مصر اور الجزائر جیسے حالات پیدا کریں۔

قرآن و سنت اور شریعت اسلامیہ کے یہ داعی اور نقیب اوارے جو اللہ کے فضل و کرم اور مسلم عوام کے تعاون سے چل رہے ہیں ان کا خاتمہ تو کسی بھی لادینی حکومت کے بس میں نہیں بلکہ اس کے زوال کا باعث ہی ہو سکتا ہے۔ مگر ان میں اصلاح و ترمیم کے نام سے امریکین آقاؤں کے اشاروں پر اپنے اور ان کے مذموم مقاصد کی تنفیذ کی خاطر مختلف ہتھکنڈوں اور ان مدارس و دینیہ پر بے بنیاد الزامات لگا کر پھر نامناسب اقدامات کر کے شاید حکومت کے لئے مغربی آقاؤں سے کچھ قرب کا ذریعہ بن سکے اور ان کے مذموم مقاصد کی تنفیذ کی راہ ہموار ہو سکے، ہم ضروری جانتے ہیں کہ ان سطور میں اب پاکستان کے مدارس دینیہ کے بارے میں ان پر عائد کردہ حکومتی الزامات اور اقدامات کا تجزیہ پیش کریں جو غیر وار تحریر کیا جاتا ہے۔

موجودہ حکومت پاکستان کا خیال ہے کہ!
ا۔ مدارس دینیہ کے نصاب ملکی مفاد سے ہم آہنگ نہیں۔ لہذا ان نصاب کو تبدیل کرنے کے لیے اقدامات کئے جائیں گے، اس سلسلے میں دو امور قابل غور ہیں۔

الف۔ مدارس کے قیام کے اہداف کا مطالعہ۔
ب۔ مملکت خداداد پاکستان کے قیام کے مقصد کا مطالعہ۔

مدارس کے سلسلہ میں تو عرض ہے کہ ان کی تاسیس کا ہدف عالی تو قرآن و سنت شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے ماہرین پیدا کرنا ہے، اور اسلام کے



اعتراض اٹھایا ہے کہ ان کو بیرونی ممالک سے مالی امداد ملتی ہے۔ جب کہ اہل ہوس و اقتدار چاہتے ہیں کہ وہ بھی ان کے قبضہ میں آجائے تاکہ وہ اس کو بھی اپنی عیش و عشرت پر خرچ کر سکیں اس سلسلہ میں عرض ہے کہ بیرونی ممالک میں مقیم ہموطن جب ان مدارس کی کامیاب کارکردگی کا مشاہدہ خود کرتے ہیں اور مقابلاً ”جیسا کہ ہمارے وطن کے دینی اداروں کی کارکردگی بیرونی ممالک کی دینی جامعات (اور ہماری عمومی جامعات) سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ مدارس عربیہ والے تو معمولی بحث سے ہزاروں طالبان دین کو تعلیمی زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی رہائش و طعام کا بھی انتظام کرتے ہیں تو بیرون ملک ہم وطن ان ہی مدارس کو اپنی معاونت کا سب سے بڑا مستحق جان کر ان کو امداد بھیجتے ہیں۔

مدارس عربیہ کی خدمات

ان مدارس کے فضلاء و علماء اندرون ملک و بیرون ملک وطن و قوم کی وہ خدمات انجام دے رہے ہیں جن پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ ان ہی کی وجہ سے ملک کا نام روشن ہے۔ ہم نے خود یورپ اور امریکا کے اسفار میں اسی بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ وہاں کی مساجد کے محراب و منبر اور مدارس و دیگر درس گاہوں کو ارض پاک ہی کے فضلاء نے رونق بخشی ہوئی ہے اور وہی وہاں اشاعت اسلام کے لئے دن رات محنت کر کے پاکستان کا نام روشن کر رہے ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ان ممالک میں پاکستانی کلچر کی حفاظت خصوصاً ”نئی نسلوں کا وطن عزیز سے فکری رابطے کا سہرا بھی ان ہی مدارس کے فضلاء کے سر ہے جو اپنی نئی نسلوں کو اپنی تہذیب و ثقافت پر فخر کرنے کی عملی تربیت کر رہے ہیں ان مدارس دینیہ نے دینی ضروریات میں صرف اپنے ملک کو ہی نہیں بلکہ اپنی نسلوں کو بیرون ملک میں خود کفیل

کے لئے نئی مقررات جو دور حاضر کی ذہنی استعداد کے موافق ہوں اس پر کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ کیا حکومت کی تشکیل کردہ اسلامی نظریاتی کونسل! جس کے چیئرمین شریعت اسلامیہ کے حروف ابجد سے بھی ناواقف ہیں، یا اس کا فیصلہ وہ ماہر اساتذہ کریں گے جو برسائے برس سے مدرس علوم شریعیہ کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ مناسب تبدیلیاں کرتے ہی رہتے ہیں اور قبول کرنے کے

لئے بھی تیار ہیں۔ مدارس کی آؤٹ حکومت کے دل میں مدارس کی آؤٹ کا جذبہ خیر بھی موجزن ہے۔ ان مدارس پر غریب مسلم عوام الناس اور مخیر حضرات کا چہرہ صرف ہوتا ہے، مگر حکومت حریص ہے کہ ان کا آؤٹ خود کرے۔ جب کہ ہمارے عوام مطمئن ہو کر بطیب خاطر اپنی وسعت سے بڑھ کر ان مدارس پر خرچ کر رہے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اہل اقتدار اپنے بیرونی اسفار اور اندرونی عیش و عشرت پر پاکستانی غریب عوام کے بیت المال سے کروڑوں روپیہ بلا حساب اور بلا خوف و خطر خرچ کریں جن کا کوئی آؤٹ وغیرہ نہیں اور ان کے ایک سفر کے اخراجات ہزاروں مدارس کے سالانہ بجٹ سے بھی بڑھ کر ہیں، اور اگر کوئی استفسار کرے تو انتقامی کارروائیاں کا نشانہ بن جائے۔ مدارس کے یہ نام نماد مصلح خود ”چتر ہضم، لکڑ ہضم“ کا مصداق ہیں، جب کہ ہر مدرسہ کے حسابات حکومت کے منظور شدہ آؤٹ کے ادارے آؤٹ کرتے ہیں، اور ہر مدرسہ اپنی سالانہ روئیداد میں ان کو شائع بھی کرتا ہے۔ کیا ان عیش و عشرت کے بجاویں نے بھی کبھی اپنی فضول خرچیوں کی روئیداد شائع کی ہے؟

۳۔ بیرونی امداد

دینی مدارس کے بارے میں حکومت نے یہ بھی

محاسن اور تعلیمات کو مسلم امت کے افراد و معاشرے میں عام کرنا ہے، رہی وطن عزیز پاک کی تاسیس تو وہی نظریہ پاکستان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کی اساس ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہمارا اولین ملکی مفاد اسلامی نظام کا کامل و مکمل طور پر نفاذ ہے، بقیہ مفادات ثانوی درجہ رکھتے ہیں، اسلام اور پاکستان دونوں لازم و ملزوم ہیں، پاکستان اگر جسد و جسم ہے تو اسلام اس کی روح و جان ہے۔

ہر دو کی خدمت و حفاظت اور اس کی خاطر قربانی ہی محب وطن ہونے کی علامت ہے اور مدارس دینیہ جو کتاب و سنت، شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کے لئے وقف ہیں تو وہ اس ملک کی نظریاتی حدود کے محافظ و نگراں ہیں، رہی ان کے نصاب کی بات تو قرآن تو اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو چودہ سال قبل آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا، اور بلا تحریف و تغیر آج تک محفوظ ہے اور رہیگا جو شریعت اسلامیہ کی اصل الاصول ہے، اور سنت تو آل حضرت ﷺ کے فرمودات و تقریرات کا مجموعہ ہے جو سلف امت نے حدیثی مجموعہ کی صورت میں محفوظ فرمادیا۔ اور فقہائے اسلام نے ان کی تشریحات کو اپنی تفاسیر میں تحریر کر کے امت کے سامنے شریعت کا مجموعہ پیش کر دیا۔ تاکہ آئندہ نسلیں اس سے استفادہ کرتی رہیں۔ یہی مدارس دینیہ کا اعلیٰ نصاب ہے۔

البتہ وہ علوم جو قرآن و سنت کی فہم میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں، یا نئی تحریرات جو اکابر علمائے امت نے اس دور کی مناسبت سے تحریر کی ہیں یا نئے مسائل کے حل پیش کئے ہیں تو ان سے استفادہ یا بطور نصاب شامل کرنے کا کس کو انکار ہے؟ نئی آئیغات اور جدید طرق تدریس سے استفادہ یا اس

کر دیا ہے۔ اس لئے وہ یہ خوب سمجھتے ہیں کہ ہمارے مالی تعاون کے سب سے بڑھ کر مستحق ہمارے ملک کے دینی ادارے ہی ہیں۔ لہذا بیرون ملک بسنے والے دینی غیر حضرات اپنے ملک کے دینی اداروں سے مالی تعاون کرتے ہیں،

کچھ تقابلی

دینی اور عصری اداروں کا اگر تقابلی کیا جائے تو ہمارے عصری تعلیمی اداروں کی اگرچہ افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر مدارس کے تقابلی سے دیکھیں تو ان جامعات کے طلباء کروڑوں روپے کے زر مبادلہ سے غیر ملکی جامعات میں عصری علوم کو حاصل کرتے ہیں۔ مگر آج تک کسی میدان میں ملک کو خود کفیل نہیں بنا سکے، وہ یا تو وہاں جا کر اپنے افکار کو اور اپنی نسلوں کو اغیار کے افکار میں تبدیل کر کے لوٹتے ہیں یا اپنی نسلوں کو اغیار کی نسلوں میں گنڈم کر کے ندامت کے ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ الامشاء اللہ،

روشن مثال

تدریس علوم اسلامیہ، مخراب و منبر کے خطبات کے علاوہ افضل الاعمال تدریس قرآن اور خصوصاً تحفیظ قرآن کے سلسلہ میں تو ہمارے وطن عزیز پاکستان کے دینی مدارس کے فضلاء و حفاظ کرام نے تاریخ میں روشن مثالیں قائم کر کے ملک و قوم کا نام بھی روشن کیا ہے۔ صرف چند سال پہلے بلاد عربیہ میں اکثر مساجد کے ائمہ قیام اللیل کے ایام میں قرآن مجید کھول کر اس سے دیکھ کر پڑھتے، تجوید کے قواعد کی رعایت تو دور کی بات ہے۔ حالانکہ قرآن ان ہی کی مادری زبان میں نازل ہوا۔ آج آپ جو بلاد عربیہ اور خصوصاً سعودی عرب میں صلوٰۃ قیام اللیل میں ان کو دیکھتے اور قواعد تجوید کے ساتھ قرآن مجید سننے کی جو سعادت حاصل کر رہے ہیں اس

کا سہرا بھی وطن عزیز کے ان مدارس دینیہ ہی کے سر ہے۔

اس سلسلہ میں شیخ محمد یوسف سیسیٹھی مرحوم کا نام نور کے حروف سے تاریخ میں لکھا جائے گا جنہوں نے اس کی کو محسوس کیا اور اس کی فکر کرتے ہوئے پاکستان کے مدارس دینیہ کے حفاظ و قراء کی ایک ٹیم بلاد عربیہ خصوصاً سعودی عرب بھجوا دیا۔ یہ لوگ ”جماعت تحفیظ القرآن“ سعودیہ کے اولین بانی مدرسین ہیں۔ جنہوں نے نہایت ہی قلیل تنخواہ پر قیامت کرتے ہوئے تحفیظ قرآن کے مکاتب کھولے اور اپنی محنت شاقہ سے چند ہی سالوں میں ان مکاتب کی تعداد کو سینکڑوں تک پہنچا دیا۔ پھر اس ادارہ کے فارغ التحصیل حفاظ کرام ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف سعودی عرب کی مساجد کے لئے خود کفیل ہو گئے۔ بلکہ آسٹریلیا، یورپ اور امریکہ کی مساجد میں رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے ہر سال رمضان المبارک میں نماز تراویح کی امامت کے لئے جاتے ہیں،

اسی طرح سیسیٹھی مرحوم نے ایک ٹیم افریقی ممالک میں بھیجی۔ جن کے ذریعہ سے آج افریقی طلبہ حفاظ و قراء بن کر وطن بلال میں نور قرآن سے اپنے ممالک کو منور کر رہے ہیں۔

مخصوص فرقہ کی مصروفیات

ہاں البتہ ایک مخصوص طبقہ کہ جس کے کردار سے حکومت بھی خوب آگاہ ہے۔ اور جس کو بیرون ممالک ایک ایسی حکومت کی سرپرستی حاصل ہے جو اپنے نام نہاد اسلامی انقلاب کو درد آمد کرنے کی تنگ و دو میں دن رات کوشاں ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس کی فکر کرے! مگر موجودہ حکومت اس کے خلاف کیسے کاروائی کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کی ملک و ملت دشمنی کی کوششوں سے کون بے خبر ہے۔

مشنری ادارے اور حکومت کا رویہ بیرون ممالک میں مقیم اپنے ہم وطن احباب کی طرف سے ملنے والے زر مبادلہ جو کہ خالصتاً اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے صرف ہوتا ہے حکومت کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے، مگر بیرونی ممالک کے N.G.O.S جو مختلف ممالک سے آکر رچال کار اور مادی وسائل سے خاص گہرائی پھیلا رہے ہیں، ان کی طرف سے حکومت نے آنکھیں اس لئے بند کر رکھی ہیں کہ وہ تو ان کے آقاؤں کے پیغام بردار ہیں جو الحاد و زندقہ اور ارتداد جیسی ملک پیاریوں کی سوغات سے پاک اہل وطن کو پلید کرنے کی انتھک کوششوں میں رات دن کوشاں ہیں۔

۴۔ جمادی تربیت اور اس کا مصروف

دینی مدارس پر ہجوم اور حملہ کے جواز میں موجودہ حکومت پاکستان نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض دینی مدارس میں طلبہ کو اسلحہ کی تربیت دیتا ہے۔ لہذا جن مدارس میں فوجی تربیت دی جاتی ہے ان پر مکمل پابندی عائد کی جائے گی۔

شاید حکومت دہشت گردی کے خاتمہ کا نیک عزم رکھتی ہے! ملک میں کھلم کھلا دہشت گردی کے وجود سے انکار نہیں۔ اس کا استحصال نہایت مستحسن اقدام ہے۔ مگر اس نیک مقصد کے حصول کے لئے اگر اخلاص ہو تو مندرجہ ذیل امور پر غور کرنا ضروری ہے تاکہ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑا جاسکے۔

دہشت گرد کون ہے؟

سوال یہ ہے کہ دہشت گرد کون ہے؟ مدارس دینیہ یا کوئی اور۔ کن لوگوں کے تعلیمی ادارے اور عبادت گاہیں دہشت گردی کی تربیت کے اڑے ہیں؟ کن تعلیمی اداروں کے طلبہ اسلحہ کی نمائش کرتے ہیں؟



مقاصد سے ہٹا کر اپنے مخصوص مفاد کے لئے کس طرح کام لینا چاہتے ہیں۔ جب کہ نام تو ملکی مفاد کا بدنام کرتے ہیں جو محض ایک دھوکا دہی ہے۔ پھر اہل مدارس کو پاکستان کے سیاسی افتخار پر موجود سیاسی جماعتوں کے بیرونی تعلقات اور ان کے فکری آقاؤں کا علم بھی ہو گیا ہو گا۔ اور وہ آسانی سے ان میں سے ملک و ملت کے ہی خواہوں اور غداروں میں تمیز کر سکیں گے۔

اہل مدارس حضرات! طلبہ! مدرسین مدارس کے منتظمین و معاونین سے امید ہے کہ وہ ان حالات میں شرعی قاعدہ (اھون البلیتین) کی عملی تنفیذ کا موقع ضائع نہ کریں گے۔

اہل مدارس کی خدمت میں گزارشات
دینی مدارس کے طلبہ ہوں یا مدرسین ناظمین و مہتممین یا معاونین سب ہی حضرات سے گزارش ہے کہ مدارس دینیہ کے خلاف امدائے اسلام اور ان کے ایجنٹوں کی سازشوں سے نہ گھبرائیں بلکہ ثابت قدم رہتے ہوئے اس فتنہ عظیم کو سمجھیں اور اس کے تدارک کی فکر کریں۔ مقصد یہ نہیں کہ وہ آنکھیں بند کر لیں بلکہ دین کے خلاف اس عالمی سازش کا اسی پیمانہ پر معالجہ کرنے کی تدابیر اختیار کریں۔

۲۔ یہ احوال اہل دین کو مایوس کرنے کے لئے نہیں بلکہ انکو خواب غفلت سے جگانے اور شعور فرض شناسی بیدار کرنے کے لئے ہیں، تاکہ واجبات مدرسہ میں جو کمی اور کوتاہی اور ضعف ان حضرات میں پیدا ہو چکا ہے اس کی اصلاح کی فکر لاحق ہو۔ اور وہ اپنے نصب العین کے لئے زیادہ اخلاص اور لیسیت سے جدوجہد کریں۔

۳۔ ایسے احوال ہمیشہ رجال کار پر آتے رہتے

خاتمہ کی فکر نہیں کہ طلبہ کی سیاسی تنظیموں پر پابندی کا حکم صادر کرے۔ یا بیرونی ایجنٹوں پر نظر رکھنے میں یا پیشہ ور بھرموں کی سرکوبی میں تعاون کر کے پاک وطن کو دہشت گردی سے پاک کرے بلکہ اسے تو صرف دینی مدارس کی جمادی قوت توڑنے کی فکر ہے۔ اور اس کے گماشتے اس کی خاطر دینی مدارس کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔

ناصحانہ کلمہ
دینی مدارس کے بارے میں بہت سے ارباب حکم حقائق سے بے خبر سنی سنائی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں اور ان مدارس کے معادی فریق کا کردار ادا کرتے ہیں۔ گزشتہ بحث سے ان دینی مدارس کے بارے میں الزامات و اقدامات کے تجزیے سے مفلس محب وطن اور انصاف پسند ارباب حکم سے توقع ہے کہ وہ امدائے اسلام کی رضا کی خاطر مقدس اداروں کے تقدس کو پامال کرنے کی بجائے ان اقدامات سے نہ صرف باز رہیں گے بلکہ اللہ کے حضور ان عزائم سے توبہ بھی کریں گے۔

کیونکہ قال اللہ وقل الرسول کی صداؤں سے معمور ادارے اور ان سے تعلیم لینے والے اور ان میں تعلیم دینے والے اور اس کا اہتمام کرنے والے سبھی اللہ کے خواص ہیں (جن کو حق تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا) ان سے عداوت غیرت الہی کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ جو کسی لحاظ سے بھی ارباب اقتدار کو راس نہ آئے گی نہ پہلے آئی ہے۔

دعوت فکر
اگر وہ باز آئیں تو بہتر و درندہ بھی ارباب علم و فکر پر ان سطور کی تحریر سے واضح ہو گیا ہو گا کہ موجودہ ارباب حکومت کن اغراض و مقاصد اور کن کن کے ”پریشر“ دباؤ میں آکر دینی مدارس کی اپنے ڈھنگ (اطوار) سے اصلاح چاہتے ہیں۔ اور ان کو اصل

یہ باتیں حکومت کے علم میں ہیں اور ذمہ داران حکومت کئی بار اخبارات کی شدہ سرخیوں کے ساتھ بتا چکے ہیں، بلاشبہ ملک میں جرائم پیشہ افراد اور بعض دیگر حلقے اس ناپاک عمل میں ملوث ہیں۔ اس مخصوص طبقے کے بعض دینی، تعلیمی اداروں میں اس کی تربیت کا بھی حکومت نے اعتراف کیا ہے مگر کاروائی۔ آخر کیوں نہیں؟

فرقہ واریت کے نام سے بھی دہشت گردی ہو رہی ہے۔ جس میں بیرونی طاقتیں ہر دو طبقوں کے افراد کو آلہ کار بنانے کی کوششوں میں ہیں۔ مگر فرقہ واریت کے علاوہ کھلم کھلی دہشت گردی ہے اور بیرونی ایجنٹوں کے کام سے حکومت کیوں آنکھ بند کئے ہوئے ہے۔

پھر عصری یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلبہ کی تنظیمیں، ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں کی ذیلی شاخیں ہیں جو اپنے اپنے سیاستدانوں کے لئے آلہ کار بن کر دہشت گردی کرتے ہیں۔ دہشت گردی کی اس پوری تفصیل میں دینی مدارس کے طلبہ کا نام آئے ہیں ملک کے برابر بھی نہیں ہے۔

اگر بعض مدارس اپنے طلبہ کو عسکری تربیت دیتے ہیں تو کیا N.C.C کی ٹریننگ ارض پاک کی حفاظت اور دفاع کے لئے ضروری نہیں، اگر ہے تو دینی مدارس کی عسکری تربیت پر جن کے ”ابواب الہمو“ ان کے نصاب میں شامل ہیں اعتراض کیوں؟

پھر دینی مدارس کے طلبہ نے جو عسکری تربیت لی اس کا مصرف کبھی مقابل کے فرقتے نہیں رہے بلکہ یہ پہلے تو جماد افغانستان میں اب جماد کشمیر میں مصروف ہیں، اور الحمد للہ دونوں مقدس جہادوں میں دینی مدارس کی کثیر تعداد شریک جہاد رہی ہے۔

الٹی منطق

مگر امریکہ ہمارے کو تو پاکستان کی دہشت گردی کے

ہیں۔ طالبان حق کو ان کے نصب العین اور نیک مقاصد سے ہٹانے کے لئے ان پر اقتصادی دباؤ ڈالنے کی مثال خود سیرت نبوی ﷺ میں ملتی ہے، منافقین مدینہ کے کردار کے سلسلہ میں قرآن کریم نے نقل فرمایا ”جب منافقین مدینہ آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھیوں کی ترقی سے گھبرائے تو کہنے لگے“

” لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفصوا“ (ان کا خرچہ بند کرو) مگر طالبان دین اس کردار کا مقابلہ کرنے کے لئے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے اس مسکت جواب کو یاد رکھیں جو اہل دین پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے والوں کو قرآن مجید و فرقان حمید نے اپنے بندوں کو مادی طور پر بے فکر کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے“ وللہ خزائن السموات والارض ولكن المنافقین لا یفقیہون“ (القرآن)

(ترجمہ) آسمانی اور ارضی خزانوں کے (یہ لوگ تو مالک نہیں) بلکہ وہ تو اللہ کے لئے ہیں مگر یہ فہم و

فراموشی سے عاری ہیں“
۳۔ ان حالات کے پیش نظر اہل مدارس کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو مکاحقہ انجام دیتے ہوئے کمال رغبت و رہبت اللہ کی طرف رجوع کریں۔ اور فی السماء رزقکم وماتوا عدون

یونیورسٹیوں اور کالجوں
کی طلبہ تنظیمیں سیاسی
جماعتوں کی ذیلی شاخیں
بن کر دہشت گردی کرتی
ہیں۔

کے وعدہ پر مضبوطی سے عمل پیرا رہیں۔ اہل زمین کی عداوت سے نہ گھبرائیں کیونکہ ان کا رزق آسمانوں میں ہے، پھر اہل زمین سے خوف کیوں؟ لہذا ضروری ہے کہ رجوع الی اللہ ثابت الی اللہ اور اپنے اسلاف کی طرح توکل علی اللہ کو اپنا شیوہ بنائیں۔

۴۔ حضرات مہتممین و تائمین گزارش ہے کہ وہ اس امانت کو جو اللہ تعالیٰ اور اسلام کی طرف سے ان کے سپرد کی گئی ہے۔ امانت فرزند ان ملت اسلامیہ یعنی طلبہ کی صورت میں ان کے پاس ہو، یا ان پر صرف کئے جانے والے اموال و اسباب ہر دو میں تقویٰ اللہ کو اپنا شاہ بنائیں، اور اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث محمد ادریس رحمہ اللہ کی روایت سے شیخین حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ و مولانا اشرف علی تھانویؒ کے پر حکمت کلمات کو قائد راہ بنائیں۔

مہتمم حضرات کی راہنمائی کے لئے مولانا سید شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں ”مہتمم وہ ہے جو عند الامون نہ ہو اور عند الخلق مطعون نہ ہو“ اور مولانا اشرف علی تھانویؒ کا فرمان ہے ”مہتمم ولی مال نہیں ہے۔“

حق تعالیٰ شانہ مدارس دینیہ کی حفاظت فرمادے اور ان کے منتظمین معاونین اور محبین کو توفیق مزید بخشیں۔ آمین

••

جہاد کا دیشی

زینت کارپٹ • مون لائٹ • پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ • ویس کارپٹ • اولمپیا کارپٹ



PH: 6646888 - 6647655

Fax: 092-21-521503

مساجد کیلئے خاص رعایت

۴۔ این آر ایونیمو نیو جی پورٹ آف بلاک سچی برکات حیدری نارتحناظم آباد فون:

اخبار ختم نبوت

دش اسٹینا کا وجود

مسلمانوں کا ایمان محفوظ رہ سکے۔

عالمی مجلس تحفظ

ناموس رسالت کیلئے خطرہ ہے

(نمائندہ خصوصی) دُش انینیا کا وجود ناموس رسالت اور ناموس ختم نبوت کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم شبان ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا مفتی منیر احمد انون، جنرل بیکریٹری محمد طارق صدیقی کارکنان قاری سہیل پوا، سید شتیق الحسن اور سید اطہر عظیم نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انوں نے فرمایا کہ دُش انینیا کے ذریعے جہاں دنیا بھر کی فحش فلمیں اور خرافات ہمارے گھروں میں آگئی ہیں وہاں ان کے ساتھ قادیانیت کا فتنہ اپنی پوری ہولناکیوں کے ساتھ آمو جوہرہ ہے۔ قادیانیت کا زہر پوری دنیا میں پھیلائے کیلئے قادیانیوں کا موجودہ سربراہ "مرزا طاہر احمد" دُش انینیا کے ذریعے تبلیغ کرتا ہے۔ مرزا طاہر دُش انینیا کے چینل پر قادیانیت کو دین اسلام کہہ کر پیش کرتا ہے اور کھلم کھلا حضور ﷺ کی نبوت اور ناموس کا مذاق اڑا رہا ہے۔ مرزا طاہر اپنے دادا "مرزا غلام احمد قادیانی" کو محمد ﷺ کا دو سرا جنم "ان کا عل" ان کا ہروز ان کے تمام کمالات کا حاصل ان کے تمام معجزات اور خصوصیات کا جامع کہہ کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے اور کمزور ایمان کے مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف مائل کرنے میں مصروف ہے اور اب تک نہ جانے کتنے مسلمانوں کو قادیانی بنا چکا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ دُش انینیا کا مکمل بائیکاٹ کر کے اپنے مسلمان ہونے اور ناموس رسالت کے پروانے ہونے کا ثبوت دیں اور قادیانیوں کا اسلامی بائیکاٹ کریں تاکہ

سردار عبدالقیوم خاں سے ملاقات
لاہور۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم مجاہد اول جناب
سردار عبدالقیوم خاں لاہور تشریف لائے، جہاں
انہوں نے رابطہ تنظیمات الاسلامیہ کی میٹنگ کی
سدرات کی۔ میٹنگ میں دینی جرائد کے پچاس کے
قریب مدیران، معاون مدیران نے شرکت کی۔ ہفت
روزہ ختم نبوت کراچی اور ہفت روزہ لولاک فیصل
آباد کی نمائندگی محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔
ابلاس کے اختتام پر مجلس کے مبلغ محمد اسماعیل
شجاع آبادی نے سردار عبدالقیوم خاں سے ملاقات
کی اور انہیں مندرجہ ذیل درخواست پیش کی۔
گرامی منزلت ختم نبوت جناب سردار
عبدالقیوم خاں صاحب وزیر اعظم آزاد کشمیر السلام
علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔۔۔۔۔ مزاج گرامی، پورے
آزاد کشمیر میں بالعموم اور سرحدی علاقوں میں
بالخصوص قادیانیوں کی سرگرمیاں تشویشناک حد تک
بڑھ گئی ہیں۔ قادیانی علی الاعلان لاؤڈ اسپیکر پر ازائیں
دیتے ہیں۔ تبلیغ کرتے ہیں لڑچجر تقسیم کرتے ہیں۔
۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء کو صدر مملکت جنرل ضیاء الحق
مرحوم نے ایک آرڈی نمنس کے ذریعہ تعزیرات
پاکستان میں دفعہ نمبر 298 کا اضافہ کرتے ہوئے
قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر دی
تھی۔

آنجناب سے استدعا ہے کہ آزالو کشمیر میں بھی دفعہ نمبر 289 طرز کا قانون بنا کر قوانین کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے امید ہے کہ خصوصی توجہ فراہم نمون فرمائیں گے۔

ختم نبوت قصور کا اجلاس

قصور۔۔۔ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس مورخہ ۳۱ جون کو بعد نماز مغرب جامع مسجد گنبد والی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مقامی امیر قاری مشتق احمد نے کی جبکہ مہمان خصوصی مولانا سید لطیف شاہ ہمدانی تھے۔

اجلاس میں مولانا عبدالرزاق مجاہد، محمد اسماعیل شجاع آبادی، حاجی اللہ دہ مجاہد، قاری یحییٰ ہمدانی، محمد یونس بجٹی، حکیم خوشی محمد، حافظہ افتخار احمد فخری، حافظہ محمد امین، قاری حبیب اللہ سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

۱۔ اجلاس میں تین ناموں رسالت کے بارے میں حکومت کی بے حس، بلکہ توہین رسالت کی حوصلہ افزائی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت واضح اعلان کرے کہ ناموں رسالت کے قانون میں کسی قسم کی کوئی ترمیم نہیں کی جائے گی۔

بصورت دیگر تحریک تحفظ ناموس و رسالت کے
شانہ بشانہ حکومت کے عظیم الشان تحریک چلا کر گھنٹے
نیکی پر مجبور کر دیا جائے گا۔

اجلاس میں ۲۷ مئی کو قصور میں مکمل ہڑتال پر
 قصور کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں
 مبارکباد پیش کی گئی۔

۲۔ اجلاس میں طے ہوا کہ سہر ربيع الاول مطابق
یکم اگست بروز منگل جامع مسجد گنبد ولی میں عظیم
الشان تحفہ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوگی جس
میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام خطاب کریں

۳

۳ - ۱۳ - ۱۵ - ۱۶ اگست کو مولانا خدا بخش صاحب کے پروگرام قصور شرمیں دروس کی صورت میں رکھے جائیں گے۔

۳ - مولانا عبدالرزاق مجاہد کا ہر اسلامی ماہ کی تاریخ سے ۲۰ تک قصور میں تبلیغی خدمات کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت چونیال کا انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیال کا اجلاس قاری مشتق احمد کی صدارت میں تبلیغی مرکز میں مورخہ ۶ جون بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس میں ماسٹر عبدالستار، عبدالستار ظہیر آباد، محمد اشرف غلام منڈی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، محمد اکرم گجر، اختر علی، نجیب الرحمن طور، محمد ارشد محمد یامین سمیت کئی احباب نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس سے محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت امت مسلمہ کا بنیادی عقیدہ ہے۔ جس کیلئے امت نے ہر دور میں جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا قادیانی اپنے نبی کی جھوٹی نبوت کیلئے جتنی محنت کرتے ہیں ہم اس کا عشر عشر نہیں کرتے ہمیں بھی حضور ﷺ کی نبوت کیلئے شب و روز محنت کرنی چاہئے۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست قاری محمد مشتق دہلوی خطیب جامع مسجد ختم نبوت ظہیر آباد امیر ماسٹر عبدالستار ظہیر آباد، نائب امیر حافظ محمد ارشد، ناظم اعلیٰ اختر علی بوٹ ہاؤس مین بازار، ناظم تبلیغ محمد یامین، خازن ماسٹر مشتق احمد عہدہ داران نے عہدہ کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لا کر تازیت مرزائیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ اجلاس قاری محمد مشتق دہلوی کی دعا پر

اختتام پذیر ہوا۔

عیسائیوں اور

قادیانیوں کا گٹھ جوڑ

سیالکوٹ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ملک میں ناموس رسالت کے خلاف عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیچھے دیسی یودیوں (قادیانیوں) کا ہاتھ ہے جو مسلمانوں اور مسیحیوں میں تصادم کرانا چاہتے ہیں۔ وہ یہاں جاہل فاروقیہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ ہڑتال ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے ریفرنڈم تھی لیکن اس کے باوجود حکومت تو جن رسالت کی پالیسی سے باز نہیں آ رہی انہوں نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل کیا گیا تو حکومت کو ۱۹۷۷ء کی تحریک سے بڑی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بعد ازاں انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنماؤں پیر شبیر احمد شاہ قاری محمد اسحاق نعمانی، قاری مصدق قاسمی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے مجلس کے کارکنوں پر زور دیا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر کے قادیانیت کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔

طاہر احمد، مبشر احمد اور ڈاکٹر

عبدالسلام کو انٹرنپول کی مدد سے

گرفتار کر کے کڑی سزا دی جائے

مجلس ختم نبوت

کراچی (پ ر) حکومت ایٹمی راز اسرائیل اور

بھارت کے حوالے کرنے اور پاکستان کے ساتھ غداری کے جرم میں مبشر احمد قادیانی اور مرزا طاہر قادیانی کو عبرتناک سزا دے۔ یہ مطالبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد يوسف لدھیانوی اور کراچی کے امیر مولانا مفتی منیر احمد نے کیا ہے۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا سعید احمد جالپوری، مولانا عبدالشکور، مولانا نعیم امجد سلیمی، مولانا حسین احمد نجیب، تنظیم شبان ختم نبوت کے محمد طارق صدیقی، محمد عامر، سنی مجلس عمل کے مولانا مفتی محمد نعیم، سواد اعظم اہلسنت کے مولانا عبدالرشید انصاری اور ملی یکجہتی کونسل نے بھی ان کے اس مطالبے کی تائید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مرزا طاہر کی قیادت میں پاکستان توڑنے کی سازش میں ملوث ہیں۔ کیونکہ مرزا طاہر نے قادیانیوں کے دو جریڈوں ”مٹکھوہ“ اور ”پیغام امام جماعت کے نام“ میں اپنی سازشوں کا اعتراف کیا ہے۔ مبشر احمد قادیانی اسی سازش کی ایک کڑی ہے۔ مشہور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام بھی پاکستان کے اہم راز اسرائیل اور بھارت پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ جب ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی دال گھٹی نظر نہیں آئی تو اس نے پاکستان کے بارے میں یہ الفاظ کہے کہ ”میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا“۔ اس کا یہ بیان ہفت روزہ چٹان کی ۲۲ جون ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ انٹرنپول کی خدمات حاصل کرے اور باقاعدہ وارنٹ جاری کر کے ان قادیانیوں کو گرفتار کروا کر پاکستان میں ان پر مقدمہ چلائے اور انہیں عبرتناک سزا دے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹا کر محب وطن اور اہل مسلمانوں کو ان عہدوں پر فائز کرے۔

ختم نبوت میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیجئے



Quran: "And if you ask them they will say 'We were just amusing (ourselves) and jesting'. You ask them 'Were you jesting with Allah, His Ayaat and His Prophet? Don't make excuses. You have become kafir after accepting the (true) faith'."

"Therefore, a person who commits an act of derision should not be left to his (lip profession of) Islam only but should be punished and given a lesson and taught some wisdom as a deterrent lest he should relapse into this mischief. When penitence alone is not deemed adequate (exoneration) for saying indecent words against the holy Prophet ﷺ then the one who says arrogant words against Allah the Most High deserves punishment pre-eminently."

(Mughni Ibne Qudamah, Vol. 10, p.112).

(7) *Al Sharah al Kabir Sharah ul Muqney* which is a standard 'fatwa' of Hambali jurisprudence also contains the same passage word for word as quoted above from *Mughni Ibne Qudamah*.

(*Sharah Kabir on Hashiah Mughni*, Vol. 10, p.111).

TO CONCLUDE

It stands proved in the above written lines, that (1) the holy Quran, (2) unbroken chain of "Mutawatir" Ahadith, (3) Juristic Verdicts and (4) Consensus of the Ummah vouch that the holy Prophet Muhammad ﷺ was the

terminator of the entire chain of venerable prophets with no exception (peace be on them). Therefore no person after him ﷺ can be called a prophet in any meaning or sense and nobody can fix for himself a prophetic stance by his guile or guise. Consequently, he who does so or tries to do so or if anybody believes in the prophethood of that claimant, then such a person is a cast-off from the fold of Islam.

And this 'finality' of the holy Prophet ﷺ is a status which is most dignified, an honour most distinguished and an esteem most high. It is therefore a grave insult to the holy Prophet ﷺ if somebody is so insolent as to lay a claim to the line of prophethood.

Moreover, even if one stretches one's human imagination to the farthest end and presumes there is some prophet who has come in the world, he should seek for a proof to substantiate his hypothesis, i.e., whether or not this new-comer-of-the-prophet has been doctrinated with some fresh

disciplines. If it is said that no new learnings were given to the new prophet; rather the same learnings were again revealed to him as had already been revealed to the holy prophet Muhammad, ﷺ that would be an inexplicable repetition. With the existing Prophetic learnings and the undiminishing Quranic reservoir of knowledge, such repetition by the "new prophet" should turn into a divine exercise in futility, whereas Allah the Exalted is absolutely above anything futile. And if the plea is that this later claimant to prophethood was specifically bestowed with such learnings as were not conferred upon the holy Prophet ﷺ then this is (Allah forbid) tantamount to (1) belittling doctrinal learnings sent by Allah through the holy Prophet ﷺ (2) insinuating that the Quran Hakeem lacks completeness despite its declaration of being *تبيان لكل شيء* (Charter encompassing the entire religious matters), and (3) hinting at the imperfection of the Islamic faith, thereby disbelieving in the Quranic verse *اليوم اكملت لكم دينكم* ("This day have I perfected your religion.") Such thoughts and actions heap worst indignity upon the holy Prophet ﷺ the glorious Quran and the religion of Islam.

Moreover, if just for the sake of argument, it is supposed that there is a prophet after our holy Prophet ﷺ then as a natural corollary it will become incumbent upon all to express allegiance to him and believe in whatever he says or does; and conversely disbelief in him will be deemed infidelity and 'Kufr'! — Otherwise what else could prophethood signify? Such supposition in effect amounts to insulting the holy Prophet ﷺ and finding fault with him to the extent that one who believes in him and his entire 'Deen' is deemed a 'Kafir' deserving Hell for ever. It would mean that even belief in the holy Prophet Muhammad ﷺ would (Allah forbid) not be adequate to protect him from 'Kufr' and the Hell!

May Allah the Exalted grant all the Muslims His Graciousness to remain attached to the cloak of the holy Prophet Muhammad ﷺ

Wa aakhiru d'awana anilhamdu lillahi Rab-bil Aalameen, Wa Sall Allahu Ta'ala Ala Khairi Khalqihi Saiyyidna Mahammad Wa Aalhi Wa Ashabihi Ajmaeen.

Muhammad Yusuf Ludhianvi



ender of Miracle from Claimant of Prophethood is also Kafir"

قال أنا رسول الله أو قال بالفارسية من بينا مبرم يريد به ينمى كافر. ولو أنه حين قال هذه الكلمة طلب منه غيره معجزة في الطالب قال المتأخرون لو كان غرض الطالب تمجيذه لا يكفر. (جامع الفصولين ص ٣٠٣ ج ٢ مطبعة الأزهر)

Somebody said, "I am a prophet", or said in Persian language, "I am a haghamber" meaning thereby, "I am carrier of Allah's message", then he will become a kafir. If someone asked him for a miracle then the person who has asked so will also become a kafir. Later theologians have said that if his intent was to humble the claimant then he would not be deemed a kafir".

(Jame ul Fasulain, Vol. 2, p.303, Printed Azhar, Egypt, 1300 A.H.).

Fiqah Shafa'i Mughni ul Muhtaj Sharah

types of Kafirs

In this book, which contains standard 'Fatawa' of Fiqah Shafai, is written:

(أو) نبي (الرسول) بأن قال لم يرسلهم الله أو نفي نبوة نبي أو ادعى بعد نبينا صلى الله عليه وسلم أو صدق مدعيها أو قال النبي صلى الله عليه وسلم أسود أو أمدرد أو غير قرشى أو قال النبوة مكتسبة أو تنال بصفاة القلوب أو أوحى إلى ولم يدع نبوة (أو كذب رسولا) أو سبه أو استخف به أو باسمه أو باسم الله (كفر).

(معنى المحتاج ص ٢٠٠)

"A person will become a kafir if (1) he rejects the Prophets and (2) says Allah, the Exalted, did not send them, or (3) negates the prophethood of some specific prophet, or (4) claims prophethood for himself after our only Prophet صلى الله عليه وسلم or (5) affirms such a claimant's prophethood, or (6) says that our Prophet صلى الله عليه وسلم was نعوذ بالله dark-coloured, beardless and not a Qureshi, or (7) says that prophethood can be acquired or that status can be achieved through piety

and purity of heart, or (8) says Allah's Revelation (Wahi) comes to him without laying any claim to prophethood, or (9) calls any prophet a liar and reviles him or scorns him, and (10) despises the name of Allah, the Exalted".

(Mughni ul Muhtaj, Vol. 4, p.135)

(6) *Fiqah Hambali: Mughni Ibn Qudamah*

Follower of Claimant of prophethood is also an apostate.

ومن ادعى النبوة أو صدق من ادعاهما فقد ارتد لأن مسيلة لما ادعى النبوة فصدقه قومه صاروا بذلك مرتدين وكذلك طليحة الأسدي ومصدقوه --- وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابون كلهم يزعم أنه رسول الله.

ومن سب الله تعالى كفر سواء كان مازحاً أو جاداً وكذلك من استهزأ بالله تعالى أو بآياته أو برسوله أو كتبه - قال الله تعالى: ﴿ولئن سألتهم ليقولن إنما كنا نخوض ونلعب قل أ بالله وآياته ورسوله كنتم تستهزئون لا تعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم﴾. وينبغي أن لا يكتفى من الهازئ بذلك مجرد الإسلام حتى يؤدب أدباً يزره من ذلك فإنه إذا لم يكتف من سب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتوبة فمن سب الله تعالى أولى. (معنى ابن قدامة ص ١١٢ ج ١٠)

From *Mughni ibn Qudamah* which is standard 'Fatawa' of Fiqah Hambali: "A person becomes a 'murtad' or an apostate (i.e., renouncer of the Faith) if he claims prophethood for himself or testifies to a claimant's prophethood. Therefore the supporters of Musailma were adjudged apostates because they testified to Musailma's claim of prophethood. The same is true of Tulaiha Asadi and his followers. Prophet Muhammad صلى الله عليه وسلم declared that Resurrection will not take place until thirty liars have not come forward each one of whom will claim that he is Allah's prophet".

"Anybody who, (Allah forbid), abuses Him is a kafir even if he forgets at that moment what he is doing, or says so in a joke or in reality. That person is also kafir who makes fun of Allah the Exalted, or ridicules His Ayaat or His prophets or His Books. Allah, the Exalted, says in the holy



or after him صلى الله عليه وسلم or claims prophethood for himself or considers acquisition of prophethood legal or thinks this status is possible through self-purification; or without claiming prophethood for himself, says Allah's Revelation 'wahi' descends upon him, then such a person is infidel (kafir) because he accuses the Prophet صلى الله عليه وسلم of false reporting about his status as Khatam un Nabieen having been commissioned for the entire mankind. The whole Ummah is unanimous that this word (Khatamun Nabieen) is clear in its sense and does mean only what it manifests, sans any interpretational paraphrasing. All types of claimants are infidels without doubt and their infidelity (kufr) is certain from the point of view of the holy Book, the Sunnah and concurrence of the Ummah".

(Al Shifa, Vol. 2, pp.246-247).

Dualist Infidels publicly guillotined

At another place, Qazi Ayaz writes:

وقد قتل عبد الملك بن مروان الحارث المتنبئ وصلبه وفعل ذلك غير واحد من الخلفاء والملوك بأشباههم وأجمع علماء وقتهم على صواب فعله. والمخالف في ذلك من كفرهم كافراً.

(الشفا من ٢٥٧ ج ٢)

"And Caliph Abdul Malik bin Marwan had Harith, a claimant of prophethood, beheaded and his dead body hung from the gallows. Many Caliphs and kings treated such types of claimants of prophethood in this very manner and the religious scholars of those days unanimously declared their actions correct and proper. Therefore, anybody who is against this consensus is himself an infidel (kafir)".

(Al-Shifa, Vol. 2, p.257).

WRITTEN VERDICTS OF JURISTS OF UMMAH

(1) Fatawai-Alamgiri

Who is not a Muslim

إذا لم يعرف الرجل أن محمداً صلى الله عليه وسلم آخر الأنبياء فليس بمسلم ولو قال أنا رسول الله أو قال بالفارسية من بيضمير يريد به من

يقام مى برم يكفر.

(فتاوى هندية من ٣٩٣ ج ٢ مطبوعة بولاق مصر)

"If a person does not have the belief that the holy prophet Muhammad صلى الله عليه وسلم is the last of the Prophets then he is not a Muslim. If he says, "I am a prophet of Allah" or says in Persian language, "I am 'Paighamber', thereby meaning "I convey Allah's message," then he also becomes an infidel (kafir)".

(Fatawa Hindiya, Vol. 2, p.363, printed Balaq, Egypt).

(2) Fatawai-Bazzazia

Claimant of Prophethood is an infidel (Kafir).

ادمى رنجل النبوة، فقال رجل هات بالمعجزة قيل يكفر وقيل لا.

(الفتاوى بزازية بر حاشية فتاوى عالمگیری من ٣٢٨ ج ٦ مطبوعة بولاق مصر)

"If a person claims prophethood and another asked him to show a miracle then this man who has asked becomes an infidel according to some and some said, 'No'."

(Fatawa Bazzazia on Hashiah Alamgiri, Vol. 6, p.328, Printed Balaq, Egypt).

(3) Bahrur Raiq Sharah Kanzud Daqaiq

Who is an infidel (Kafir)

يكفر بقوله إن كان ما قال الأنبياء حقاً أو صدقاً ويقول أنا رسول الله. يطلبه المعجزة حين ادمى رجل الرسالة وقيل إذا أراد إظهار معجزة لا يكفر. (البحر الرائق شرح كنز الدقائق من ١٣٠ ج ٥ مطبوعة بيروت)

"If somebody says with a word of doubt, viz., "If the Prophet's assertion is correct and true", then he becomes a kafir. Similarly, if he claims that he is Allah's prophet, then he becomes a kafir and the man who asks that claimant to produce a miracle, also becomes a kafir. But some persons do not classify him so, in case he (who demanded a miracle) intends to prove the inability of the claimant".

(Bahrur Raiq Sharah Kanzud Daqaiq, Vol. 5, p.130, Printed Beirut)

(4) Jame ul Fasulain

ISLAMIC BELIEF OF FINALITY OF PROPHETHOOD

by Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by K.M. Salom

Capital Punishment of Dualist Infidel Obligatory

(5) Allama Safarini Hambli writes in his *Sharah Aqeedah*:

ومن زعم أنها مكتسبة فهو زنديق يجب قتله، لأنه يقتضى كلامه واعتقاده أن لا تنقطع وهو مخالف للنص القرآني والأحاديث المتواترة بأن نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين عليهم السلام.

(محمد بن أحمد سفاريني ص ٢٥٧ ج ٢ مطبعة المنار مصر ١٣٢٣)

"Anybody claiming that prophethood (is an object which) can be acquired is a dualist-infidel whose capital punishment is obligatory because his assertion is his belief that the door of prophethood is not closed. And this belief is in contravention of the Quranic verses and Mutawatir Ahadith which conclusively prove that our Prophet صلى الله عليه وسلم was the last of the Prophets". (Peace be upon them).

(*Sharah Aqeedah Safarini Vol. 2, p.257, Printers Almanar, Egypt, 1323 A.H.*)

Who is a Dualist Infidel

(6) Allama Zarqani relates from Imam Ibne Hibban in *Sharah Mowahib*:

من ذهب إلى أن النبوة مكتسبة لا تنقطع أو إلى أن الولي أفضل من النبي فهو زنديق يجب قتله لتكذيب القرآن وخاتم النبيين.

(شرح المواهب اللدنية ص ١٨٨ ج ٦ مطبوعة أزهرية مصر ١٣٢٧ هـ)

"He who believes that prophethood can be acquired and that the door of prophethood is still open or believes that a saint is pre-eminent over a prophet, such a man is a dualist-infidel. His execution is obligatory because he accuses the Quran of falsehood in its verses relating to Khatamun Nabieen".

(*Sharah Al Mowahib-ul-Laduniya, Vol. 6, p.188, Printers Azhariyah, Egypt, 1327, A.H.*)

Punishment of a Dualist Infidel

(7) Syed Mahmood Aaloosi Baghdadi in his *Tafseer Roohul Ma'ani* writes under the Ayaat of Khatamun Nabieen:

وكونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدقت به السنة وأجمعت عليه الأمة فيكفر مدعى خلافه ويقتل إن أصر.

(روح المعاني ص ٢٢ ج ١)

"The precept of the Last Prophethood of Muhammad صلى الله عليه وسلم is from those faith-fundamentals over which the Quran is positive and the Hadith has clarified them beyond doubt and on which there is complete agreement of the Ummah. Therefore a believer in contrariety will be decreed a dualist-infidel; if he insists (in his belief) then he should be given capital sentence".

(*Roohul Ma'ani, Vol. 22, p.41*).

Different Types of Infidels

(8) Qazi Ayaz writes in *Al Shifa*:

وكذلك من ادعى نبوة أحد مع نبينا صلى الله عليه وسلم أو بعده أو من ادعى النبوة لنفسه أو جوز اكتسابها وكذلك من ادعى منهم أنه يوحى إليه وإن لم يدع النبوة فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنبي صلى الله عليه وسلم لأنه أخبر صلى الله عليه وسلم أنه خاتم النبيين لا نبي بعده وأخبر عن الله تعالى أنه خاتم النبيين وأنه أرسل كافة للناس وأجمعت الأمة على حمل هذا الكلام على ظاهره وإن مفهومه المراد به دون تأويل ولا تنصيص فلا شك في كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاً إجماعاً وسماعاً.

(الشفاء ص ٢١٦-٢١٧ ج ٢)

"Similarly, if a person declares somebody to be a prophet along with our Prophet

ختم نبوت

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا موثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہوا بڑا، رنگین ہوا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انٹٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہو گا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ختم نبوت

پڑھنیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سوی لین دین والوں سے مہذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پُرانی نمائش کراچی

فون:- 7780337 • فیکس:- 7780340

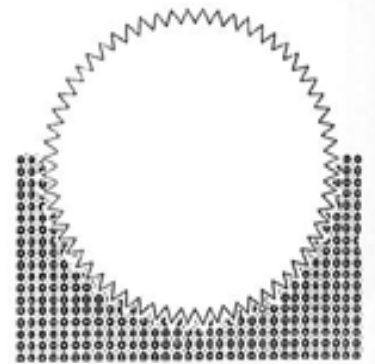
مکتبہ لدھیانوی کی ایک نئی پیشکش

شخصیات و تاثرات

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے قلم سے اپنے ہم عصر مسافرانِ آخرت دوست احباب بزرگوں اور اکابر علماء و مشائخ کا بہترین تذکرہ و تعارف، محبت و الفت اور عقیدت کے تاثرات پر مشتمل تحریروں کا گلدستہ 'نصف صدی کی مستند تاریخ' کا بہترین مرقع۔ (ذیر طبع)

تاجر حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔ آج ہی آرڈر بک کرائیں۔

پتہ: جامع مسجد فلاح نصیر آباد بلاک نمبر ۱۳
ایف بی ایریا کراچی



البشائر
العظیم

دسویں
عالمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

برکت گم

الوار

روز

۱۸ دسمبر ۱۹۹۵ء جامع مسجد مبارک بنی قریظہ
مدرسہ اسلامیہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خاں محمد رضا مظللہ ایمر مکی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزم
• مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی • کانفرنس میں
حقوق و حقوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پسپے نہیں دیں گے
اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فرض ہے

کانفرنس
کے
چند
عنوانات

عالمی مجلس تحفظ ختم 35 اسٹاک ویل گروس لندن ایئر ٹیلیو 99 رائج زیڈ یو کے 071-737-8199